محترم جناب پھول محمد نعمت صاحب کے نعتیہ مجموعہ کلام "ارمغان نعمت" کا مطالعہ کیا ماشاء اللہ بہت خوب پایا۔ نعت گوئی کے جملہ محاسن کے ساتھ اختصاصی طور پر ان کے نعتیہ افکار بیسویں صدی کے عبقری عالم دین اور اردو نعت گوئی کے سرخیل و امام حضرت رضا بریلوی اور ان کے خانوادے کے نعت گو شعراء کی شاعری سے متاثر نظر آتی ہے۔

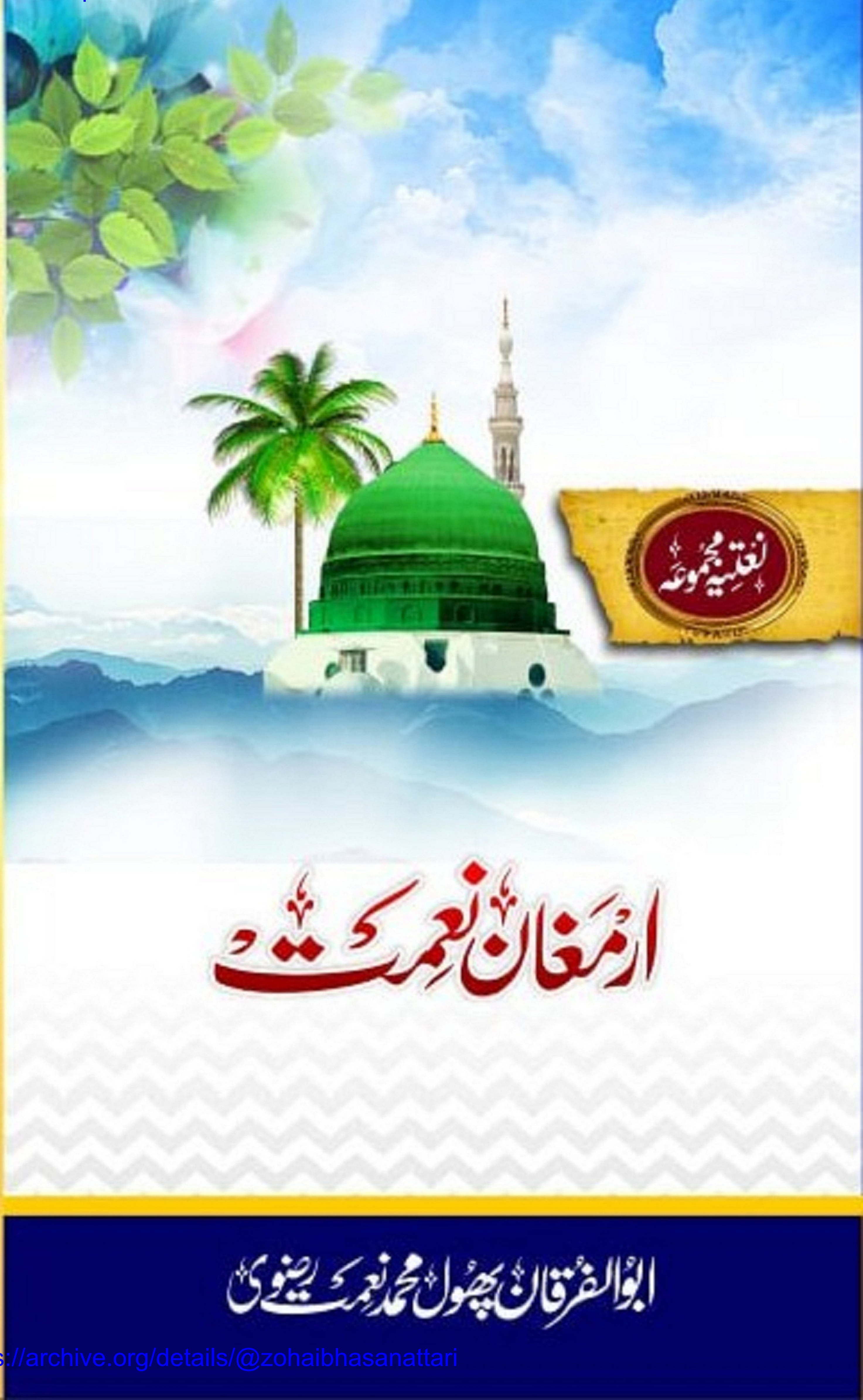
محترم پھول محمد نعمت صاحب نے علم دین اور نعت گوئی کا جام میخانۂ رضا سے نوش کیا ہے جس سے ان کی نعت گوئی نے عروج وارتقاء کی منزلوں کو با آسانی طے کر لیا ہے

مجھے امید ہے کہ محترم جناب پھول محمد نعمت صاحب کا یہ مجموعۂ کلام یقیناً نعت گوئی اور اس کی ارتقاء میں ایک اہم کردار ادا کرے گا اور اپنے مطالعہ کرنے والوں کے دلوں پر ایسا نقش قائم کرے گا جو عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی افزودگی کے ساتھ دلوں کو بھی اجالا دے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ڈاکٹر سراج احمد قادری

مدیر مجلہ "دبستان نعت"

نعت ریسرچ سینٹر۔ انڈی



ارمغانِ نعمت

(نعتیہ مجموعہ)

ابوالفرقان پھول محمد نعمت رضوی

انتساب

اپنی اس کتاب کو
حضرت حسّان بن ثابت، امام بوصیری، شیخ سعدی شیرازی، امیر
خسرو، علامہ کفایت علی کافی،
امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی
وتاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری اور اپنے والد گرامی
محترم مولوی عبد العزیز
اور والدۂ محترمہ
زبیدہ خاتون مرحومہ
کے نام منسوب کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں۔

پھول محمد نعمت رضوی
بانی امام احمد رضا لائبریری، کاشانۂ عبد العزیز
برہم پوری گاؤں پالیکا نوری محلہ وارڈ نمبر (1) سرلاہی نیپال

کتاب کا نام	: ارمغان نعمت
شاعر	: پھول محمد نعمتؔ رضوی
رابطہ نمبر واٹس ایپ	: +919470457536/
رابطہ نیپالی نمبر	: +9779825863471
حسب فرمائش	پیر طریقت صوفی نبی جان رضوی میاں پٹی مظفر پور وجمشید مکرانی اکاؤنٹنٹ ، محمد عارف انصاری فون سیٹی ملنکوا، انورویشالوی
باہتمام	مفتی عبدالغفار ثاقب ومولانا محمد فرقان فیضی
سن اشاعت	۲۰۲۲ء
تعداد اشاعت	۵۰۰
صفحات	۱۷۶
قیمت	۱۵۰/روپے
کمپوزنگ	یونس عاصمؔ موبائل 9090156995
نظرِ ثانی	سعید رحمانی۔ مدیر اعلیٰ ادبی محاذ۔ کٹک۔(اڈیشا)
ناشر	سیٹھ محمد انور علی، سیٹھ محمد ممتاز۔ نیا بازار' کاٹھمنڈو

کتاب ملنے کے پتے:

(۱) مولانا محمد فرقان فیضی۔چیئر مین امام احمد رضا لائبریری کاشانۂ عبدالعزیز ریحانی نوری محلہ۔برہمپوری گاؤں پالیکا نمبر(1)۔ضلع سرلاہی نیپال،

(۲) مولانا عبدالمبین امجدی، امام احمد رضا ٹرسٹ کلنکی، اسلامی کتاب گھر۔ملنکوا۔سرلاہی۔نیپال، مولانا مظفر آفاق بال گنگا سرلاہی نیپال، ڈرائیور محمد ممتاز راجو غلام مرتضیٰ پونہ مہاراشٹر،

(۳) مولانا سراج احمد حبیبی۔جامعہ شاہدیہ کوثر اسلام۔ملنکوا۔

(۴) فیضی کتاب گھر۔مہسول چوک۔سیتامڑھی۔بہار، مولانا اظہار چھپ کہیاں سرلاہی نیپال،

(۵) امجدی کتاب گھر، سونبرسا۔سیتامڑھی بہار، قادری کتاب گھر۔بھوتہی بازار۔سیتامڑھی۔بہار

(۶) ماسٹر علاء الدین پیراڈائز' محمد عزرائیل بکری بازار کلنکی

فہرست

اپنی بات

اللہ رب العزت کا بے پناہ شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنی حمدِ پاک اور اپنے پیارے حبیب دونوں عالم کے طبیب کی نعتیں مجھے کہنے کی توفیق بخشی ۔اصل میں اس کتاب میں شامل اکثر و بیشتر نعتیں رسائل و جرائد کے علاوہ چند نعتیہ کتابچوں میں پہلے ہی شایع ہو چکی ہیں ۔لیکن میری دیرینہ خواہش تھی کہ خالص نعتیہ مجموعہ منظرِ عام پر لاؤں ۔نتیجۃً یہ مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں میں نے کوشش کی ہے کہ نعتیہ کلام میں صرف نعتیہ موضوعات ہی ہوں ۔ان سے ہٹ کر جو اشعار تھے انھیں اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے ۔اس بات کا بھی حتیٰ الامکان خیال رکھا ہے کہ کہیں شرعی حدود سے تجاوز نہ ہو۔اس کے قبل کے کلام میں جو کمی وبیشی راہ پا گئی تھی اس سے اظہارِ برأت کرتا ہوں ۔پھر بھی اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کے زیرِ نظر مجموعے میں خامیاں راہ پا گئی ہوں گی ۔الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کے تحت خامیوں کا سرزد ہونا بعید از قیاس نہیں ۔قارئینِ کرام سے گزارش ہے کہ کوئی خامی نظر آیے تو اس کی نشاندہی ضرور کریں اور مجھے سیکھنے کا موقع عطا فرمائیں۔

زیر نظر مجموعہ میں میری نعتیہ شاعری کے معیار و منہاج سے متعلق فیصلہ قارئین پر چھوڑتا ہوں ۔اس کتاب کو پڑھنے کا ثواب جناب محمد انور علی صاحب کے والد گرامی غلام رسول مرحوم‘ محمد ممتاز صاحب کے دادا نبی جان مرحوم اور ہارون رشید کے والد گرامی محمد محسن مرحوم اور ماسٹر محمد معراج احمد کے بیٹے‘ خوشبو الدین مرحوم ماسٹر محمد کلام کے والد عبد الرحمٰن مرحوم اور والدہ مرحومہ صغیرہ خاتون اور مولانا جنید شاہدی ابن شاہ محمد اور میرے والدین کریمین اور خویش و اقارب کو اللہ عطا فرمایے اور ہمارے ساتھ ساتھ ان سب کو اللہ تعالیٰ دارین کی خوشیاں نصیب فرمایے ۔آمین

پھول محمد نعمت رضوی

بانی امام احمد رضا لائبریری، کاشانۂ عبد العزیز

برہم پوری گاؤں پالیکا نمبر (1) نوری محلہ سرلاہی نیپال

ارمغانِ نعمتؔ کے نعتیہ رنگ وروپ

محمد اشرف رضا قادری
مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت
کانکرٹولہ بریلی شریف

ادب اپنے عہد کے بہترین خیالات کو بہترین الفاظ میں بہترین ترتیب واسلوب کے ساتھ بیان کرنے کا نام ہے۔ ''اپنے عہد کے بہترین خیالات'' یہ قید احترازی نہیں بلکہ اتفاقی ہے۔ ادب (خواہ نظم کی شکل میں ہو یا نثر کی صورت میں) میں خیالات کی عمدگی اور اسلوبِ بیان کی طرفگی بڑی اہمیت کی حامل ہوا کرتی ہے۔ شاعر وادیب کے زمانے کے خیالات ہوں یا پھر کسی اور زمانے کے خیالات، بہر حال ان کا عمدہ و پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔ دیگر اصنافِ ادب کی طرح نعتیہ شاعری میں بھی افکار وخیالات کی پاکیزگی وعمدگی بے حد ضروری ہے۔ اس کے علاوہ صنفِ نعت اور بھی بہت ساری خصوصیتوں کی متقاضی ہے۔ نعتیہ شاعری میں ادبی و فنی خصوصیات کے التزام سے زیادہ دینی وشرعی تقاضوں کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گوئی کو دشوار ترین صنف کہا گیا ہے اور غالب جیسے قادر الکلام شاعر کو کہنا پڑا ہے:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

عصرِ حاضر کے وہ شعرائے اسلام جنھوں نے نعتیہ شاعری میں اپنے فکر وفن کے اعلیٰ نمونے پیش کیے ہیں اور نعت گوئی جن کی نمایاں ترین شناخت ہے، ان میں ایک معتبر نام آبروئے علم

وادب، پیکرِ شعر وسخن، محب گرامی جناب مولانا پھول محمد نعمت رضوی دام ظلہ کا بھی ہے۔ مرکزِ اہل سنت بریلی شریف کی مشہور دانش گاہ منظرِ اسلام سے فارغ التحصیل ہیں اور مولانا آزاد نیشنل کالج، حیدر آباد سے بی اے کی ڈگری رکھتے ہیں۔ تقریباً دس بارہ سالوں سے خلوص اور خاموشی کے ساتھ درس وتدریس، نظامت وخطابت اور شعر وادب کی گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ نظامت وخطابت اور شعر وسخن کے مثلث ہیں۔ تقریر وخطابت کے ساتھ نظامت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیتے ہیں۔ ایک کامیاب ناظمِ اجلاس کی حیثیت سے ہند و نیپال میں خاصی شہرت ومقبولیت رکھتے ہیں۔ فطری شاعر ہیں اور نعت گوئی سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ نعت گوئی وغزل گوئی کے علاوہ مختلف اصناف میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ اب تک ان کے کئی مجموعہ ہائے کلام منظرِ عام پر آچکے ہیں اور اہلِ علم وادب سے خراج وصول کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں حسنِ اخلاق اور خوبیِ کردار کے زیور سے آراستہ ہیں۔ مرنجان مرنج شخصیت کے مالک ہیں۔ عالمانہ وقار اور صوفیانہ عادات واطوار کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ان کی زندگی سے راقم الحروف کافی متاثر ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو سلامت رکھے اور مزید دینی و علمی وادبی خدمات کی توفیق ارزاں عطا فرمائے۔ آمین

نعت چاہے روایتی نوعیت کی ہو یا درایت سے ہم آہنگ، قدرِ مشترک کے طور پر یہ بات لازمی ہے کہ ان دونوں صورتوں میں شدتِ جذبات اور حدتِ احساسات کے ساتھ مقامِ رسالت سے مکمل آگہی، منصبِ نبوت کا پاس ولحاظ اور خصوصیت کے ساتھ قرینۂ اظہار کا عنصر بھر پور انداز میں پایا جائے۔ نعتیہ کلام کا ہر شعر، ہر مصرع بلکہ ہر ایک لفظ شعور وآگہی، شدتِ احساس، عشق وعقیدت، جذبِ دروں اور مقامِ رسالت کا آئینہ دار ہو۔ کلام پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہو کہ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں بلکہ کسی عاشقِ دل گیر کے مچلتے جذبات کا منظوم پیرایۂ بیان ہے۔ الفاظ ومعانی سے عشق ومحبت اور پیرایۂ اظہار سے شیفتگی وربودگی مترشح ہوتی ہو۔ مقامِ شکر واطمینان ہے کہ محترم نعمتؔ رضوی صاحب کے نعتیہ کلام میں مذکورہ اوصاف کی جھلکیاں جا بجا نظر آتی ہیں اور ان کے شعورِ فن کو اجاگر کرتی ہیں۔ ذیل کے اشعار دیکھیں:

رسولِ پاک کی لکھی جو میں نے نعت کاغذ پر
جھما جھم نور کی ہونے لگی برسات کاغذ پر
بنایا گنبدِ خضریٰ کا نقشہ میں نے جب نعمتؔ
فرشتوں کی چلی آئی حسیں بارات کاغذ پر

ڈوبا ہوا ہے نور میں دربارِ مصطفیٰ
جنت سے بھی حسین ہے گلزارِ مصطفیٰ
آنکھوں کا نور، اور جو دل کا سرور ہے
کتنا حسیں ہے گنبد و مینارِ مصطفیٰ

مِرا ہر لفظ مدحت کی حسیں سوغات ہو جائے
ذرا چشمِ کرم ہو تو مکمل نعت ہو جائے

اے نورِ مجسم ترے اعجازِ کرم نے
صحرائے عرب کو گلِ گلزار بنایا

اس کی سنہری یاد میرے دل پہ نقش ہے
کرتا ہوں میں مدینے کا دیدار رات دن

ہر گھڑی فکر و خیالات سے خوشبو آئے
اے مدینہ! تری ہر بات سے خوشبو آئے

معلمِ کائنات، فخرِ موجودات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی و بندگی سے متعلق واقعات، فضائل و کمالات، اوصاف و خصوصیات کا تذکرہ، نیز آپ کے صحابۂ کرام، اولاد و ازواجِ مطہرات اور آپ کے مبارک دور میں پیش آنے والے غزوات کے بیان کو ”سیرت“ کہتے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ سے پردہ فرمانے تک کے واقعات و تفصیلات کا

نام ”سیرت“ ہے۔ نعت گوئی دراصل اسی سیرتِ طیبہ کے منظوم بیان کو کہتے ہیں۔ لیکن آج اس مبارک صنف کو محض آپ ﷺ کے فضائل و کمالات اور اوصاف و محاسن کے بیان تک محدود کر دیا گیا ہے اور واقعاتِ سیرت کو رسمی طور پر بیان کرنے کا رجحان عام ہو گیا ہے، جو مناسب نہیں ہے۔ فضائل و کمالات کے تذکارِ جمیل کے ساتھ ساتھ آپ کی سیرتِ مبارکہ کا ذکر و بیان نعت گوئی کے لیے ضروری ہے۔ محترم جناب نعمتؔ رضوی صاحب کی نعتوں میں فضائل و محاسنِ نبوی کے ساتھ سیرتِ طیبہ کی تجلیاں بھی قارئین کے اذہان و قلوب کو منور کرتی ہیں۔ اس حوالے سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

اے نورِ مجسم ترے اعجازِ کرم نے
صحرائے عرب کو گلِ گلزار بنایا
ہاتھوں کو کیا مس جو صحابہ کے، عصا سے
کیسے اسے اک پل میں چمک دار بنایا

بو جہل و بو لہب نے ستایا بہت مگر
کی مصطفیٰ نے ان کے لیے بد دعا نہیں

چہرہ نبی کا دیکھا، ارادہ بدل گیا
بولے عمر حضور کوئی آپ سا نہیں

پل بھر میں دیکھ عرشِ بریں پر پہنچ گئی
حیرت فزا تھی کتنی وہ رفتارِ مصطفیٰ

کتنا خیال امتِ عاصی کا تھا انہیں
روتے تھے پھوٹ پھوٹ کے سرکار رات دن

بوجہل نہ پڑھ پایا کلمۂ رسول اللہ
جہل کا پڑا اس کے منہ پہ ایک تالا ہے

نعت گوئی میں سیرتِ طیبہ کے تمام ممکنہ پہلوؤں کو سمیٹنے کی گنجائش موجود ہے۔ یہ وہ صاف و شفاف آئینہ ہے جس میں سیرت کا ہر ایک پہلو عکس ریز ہے، اس نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شاعرِ موصوف کہتے ہیں:

جس میں سیرت کا ہر اک پہلو ہوا ہے عکس ریز
در حقیقت ایسا ہی اک آئینہ ہے نعتِ پاک

نعمتؔ رضوی صاحب اپنی کامیاب نعت گوئی میں صرف بیانِ سیرت پر ہی اکتفا نہیں کرتے، بلکہ عملی زندگی میں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کو نافذ کرنے کی بات کرتے ہیں اور اپنی ذات سے خطاب کرتے ہوئے دبے لفظوں میں اہلِ ایمان کو فکری و عملی اعتبار سے سیرتِ طیبہ اپنانے کی تعلیم و تلقین کرتے ہیں:

حسنِ بیاں پہ ناز اے نعمتؔ نہ کیجیے
کردار میں اتاریئے سیرت حبیب کی

میں آپ کی سیرت پر چلتا ہی رہوں ہر دم
ہو دل میں مرے جذبہ لوگوں کا بھلا کرنا

نعت شعورِ زندگی و قرینۂ بندگی کے ساتھ حاصلِ زندگی اور معراجِ بندگی ہے۔ یہ وہ مہتم بالشان صنفِ سخن ہے جس میں ادب کی چاشنی، فکر کی دلکشی، تخیل کی بلندی اور فن کی شگفتگی سب کچھ ہے۔ جملہ اصنافِ سخن میں اس کو وہی مقام و مرتبہ حاصل ہے، جو پتھروں کے درمیان لعل و یاقوت کو اور ستاروں کے ہجوم میں ماہِ کامل کو۔ نعت، اللہ عزوجل کی رضا، ادائے مصطفیٰ کا دلکش تذکرہ، سنتِ صحابہ، روح کی غذا، جسمِ ادب کی زریں قبا، شیوۂ اہلِ وِلا اور گلشنِ فردوس کی ٹھنڈی ہوا ہے۔ محترم نعمتؔ رضوی صاحب نے صنفِ نعت کی مختلف ایمانی و روحانی کیفیتوں کا ذکر بڑے والہانہ انداز میں کیا ہے، جو اس مبارک صنف سے ان کی ذہنی وابستگی اور قلبی میلان کی دلیل ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

عاشقوں کے دل کا حرفِ مدعا ہے نعتِ پاک
اور ادائے مصطفیٰ کا تذکرہ ہے نعتِ پاک
جس نے قلبِ مضطرب کو بخشا ہے کیف و سرور
گلشنِ فردوس کی ٹھنڈی ہوا ہے نعتِ پاک
سعدیؔ و رومیؔ، رضاؔ سے حضرتِ حسان تک
سب کا کہنا ہے کہ روحانی غذا ہے نعت پاک
یوں تو سجتی ہیں سخن کی مجلسیں اکثر یہاں
ان سبھوں میں سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے نعتِ پاک
نعمتؔ رضوی کو رحمت سے نوازیں گے حضور
اپنے ہونٹوں پر سجا کر آ گیا ہے نعتِ پاک

شاعرِ محترم کو اگرچہ مختلف اصنافِ سخن پر قدرت حاصل ہے۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ ان کو نعت گوئی میں درک و کمال حاصل ہے اور اس صنف کی طرف ان کا قلبی رجحان، ان کے جذبۂ عشقِ رسول کا مُظہر ہے۔ زیرِ نظر مجموعۂ کلام میں مختلف مقامات پر انہوں نے اپنی اس ذہنی وابستگی کا اظہار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نعت گوئی کے لیے پرِ جبریل کے قلم کے حصول کی آرزو کرتے ہیں اور نبیِ کریم ﷺ کی ثنا خوانی کو ذریعۂ بخشش و نجات کہتے ہیں:

روح الامیں کے پر کا جو مجھ کو قلم ملے
لکھتا رہوں میں نعتیہ اشعار رات دن

سرورِ دو عالم کی لکھ کے نعت اے نعمتؔ
میں نے اپنی بخشش کا راستہ نکالا ہے

عشقِ صادق، نعت گوئی کا سرچشمہ ہے جہاں سے نعتیہ اشعار کی نہریں رواں ہوتی ہیں اور کشتِ ایمان کو سیراب کرتی ہیں۔ عشقِ رسول کے بغیر نعتیہ شاعری ممکن ہی نہیں۔ عشق و عقیدت کی حرارت جتنی تیز ہوگی، اشعار میں اتنی ہی تاثیر، بلا کی کشش اور ربودگی و شگفتگی پائی جائے گی۔ عشق وہ پاکیزہ جذبہ اور لطیف داعیہ ہے جس کے بطن سے غزل گو کی غزلیں اور ثنا خوانِ مصطفیٰ کی نعتیں جنم لیتی ہیں اور پُر کیف اشعار کا بیش قیمت ذخیرہ وجود میں آتا ہے۔

پھول محمد نعمتؔ رضوی کی نعتیہ شاعری اگرچہ مجموعی اعتبار سے کلاسیکی رویوں کی حامل ہے اور اس میں جدت و درایت کا عنصر کم پایا جاتا ہے، تاہم عشق و عقیدت کی بہتات اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدت اس کمی کا احساس نہیں ہونے دیتی۔ ایک عاشقِ شیدا کی طرح وہ نعت کے اشعار رقم کرتے ہیں اور عشق و عقیدت کی عطر بیزیوں سے صفحاتِ قرطاس کو معطر کر دیتے ہیں۔ عشق و عقیدت سے لبریز یہ اشعار ہمارے دعویٰ کا بیّن ثبوت ہیں:

آقا کی محبت ہی سرمایۂ ایماں ہے
ہر حال میں مومن پر لازم ہے وفا کرنا

دیکھیے شرمندۂ تعبیر کب ہوتا ہے خواب
ان کے در کی خاک آنکھوں میں لگانا ہے ہمیں
مدحتِ سرکار ہے نعمتؔ متاعِ آخرت
اس بڑی انمول پونجی کو بچانا ہے ہمیں

موسمِ خوش نما ہے طیبہ میں
رنگِ الفت بھرا ہے طیبہ میں
جس میں خلدِ بریں نظر آئے
ایسا اک آئینہ ہے طیبہ میں
جس سے مہکی ہوئی ہے یہ دنیا
پھول وہ خوش نما ہے طیبہ میں

مشامِ جاں معطر ہو رہا ہے
مدینے سے ہوا ایسی چلی ہے
ہمیشہ با وضو ہو کر ہی لکھیے
مقدس صنف یہ نعتِ نبی ہے

جو رکھتا ہے نبی کا عشق دل میں
اسی کی زندگی تو زندگی ہے
ہے نعمتؔ دل غنی عشقِ نبی سے
تو میرے پاس کیا کوئی کمی ہے

جو نعتیہ شاعری قرآن و حدیث کی ترجمان ہو اور اس میں دینی و شرعی احکام و افکار کی ترجمانی کی گئی ہو، وہ کامیاب اور پائیدار شاعری مانی جاتی ہے۔ امامِ نعت گویاں امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی نعتیہ شاعری آج اس لیے زندہ و تابندہ ہے کہ آپ کا ہر شعر قرآن و حدیث سے ماخوذ یا اس کا اردو مفہوم و ترجمہ ہے۔ محترم پھول محمد نعمتؔ رضوی کی نعتیہ شاعری کے بہترے اشعار اس وصف سے آراستہ ہیں۔ موصوف نے قرآنی آیات و ارشاداتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسلیم کے مفاہیم کو بڑی مہارت کے ساتھ شعر کا جامہ پہنایا ہے۔ مشہور حدیثِ پاک ہے:

لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب اليه من والده و ولده والناس أجمعين

ایمان اور عشقِ رسول لازم و ملزوم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچا عشق اور کامل محبت کے بغیر ایمان کا دعویٰ غلط ہے جو شرعاً و عقلاً قابلِ قبول نہیں۔

عشقِ نبی نہیں ہے تو ایمان بھی کہاں
گر یہ نہیں آپ کی توحید بھی غلط
زاہد! متاعِ زہد پہ بیکار ہے غرور
بے حبِ مصطفیٰ ہے تری بندگی غلط

"عشق ہے تو عشق کا اظہار ہونا چاہیے" کے مطابق عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا ہے کہ بندۂ مومن اپنی زبان درود و سلام سے تر رکھے اور جہاں تک ہو سکے اپنے نبی کی بارگاہ میں گلدستۂ درود و سلام پیش کرتا رہے۔

دل میں اگر ہے عشق تو لب پر بھی ہو درود
اس کے بغیر جذبۂ وارفتگی غلط

حدیثِ نور: یا جابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الأشياء نور نبيك من نوره اور مشہور روایت "لولاک لما خلقت الأفلاک" کے ترجمان مندرجہ ذیل شعر بھی کافی

اہمیت کے حامل ہیں:

زمیں سے پہلے، فلک سے پہلے، ستارے، شمس وقمر سے پہلے
جہاں میں آئے ہمارے آقا، تمام جن و بشر سے پہلے
خدائے برتر نے سب سے پہلے بنایا جس کو ہے ذاتِ احمد
جہاں میں کچھ نہ ہوا تھا پیدا وجودِ خیر البشر سے پہلے

آیت کریمہ: ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین کا یہ ترجمہ بھی دیکھیں:

ہوا آپ سے بند بابِ نبوت
بنے ''خاتم الانبیا'' نور والے

مدینہ منورہ عشاق کے دلوں کی دھڑکن، عشق وعقیدت کا جمال آفریں مسکن اور ہر قسم کے جسمانی وروحانی امراض کا دارالشفا ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے: فی غبارھا شفاء من کل داء

مریضِ محبت کو در پہ بلا لو
مدینہ ہے دار الشفا نور والے

مجموعی اعتبار سے محترم نعمتؔ رضوی صاحب کا نعتیہ کلام الفت وعقیدت، کیف و جمال، حرارتِ عشق، جذبِ دروں اور صداقت آمیز جذبوں پر مشتمل ہے۔تاہم ادبی وفنی لحاظ سے اس میں متعدد خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں۔موصوف کے کلام میں فصاحت وبلاغت، صنائع وبدائع، سلاست وروانی، سادگی و پُرکاری اور صفائی و برجستگی جیسی ادبی خوبیاں موجود ہیں۔سلاست و روانی کا حسن قارئین وسامعین پر خوش گوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ایک مشہور ادیب نے کہا ہے: ''جب کسی مصرع یا شعر کے تمام الفاظ میں ایک خاص قسم کا تناسب، توازن اور توافق پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ وہ تمام الفاظ بجائے خود فصیح بھی ہوتے ہیں تو وہ پورا مصرع یا شعر ''فصیح'' ہو جاتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کو بندش کی صفائی، نشست کی خوبی، ترکیب کی دل آویزی، برجستگی اور سلاست وروانی سے تعبیر کرتے ہیں''۔

اپنی رحمت لٹانے والے ہیں
کام محشر میں آنے والے ہیں

اپنے سر کو ادب سے خم کر لو
میرے سرکار آنے والے ہیں
ہیں جو مصروف نعت لکھنے میں
رب سے انعام پانے والے ہیں
ایک پل میں وہ عرشِ اعظم تک
جانے والے ہیں آنے والے ہیں
جا کے چوکھٹ پہ ان کی ہم نعمتؔ
اپنی قسمت جگانے والے ہیں

ہٹا دو غموں کی گھٹا نور والے
خوشی کی ہو دولت عطا نور والے
مریضِ محبت کو در پہ بلا لو
مدینہ ہے دار الشفا نور والے

مذکورہ بالا اشعار میں فصاحت وبلاغت کے ساتھ سلاست وروانی اور سادگی وصفائی بدرجۂ اتم موجود ہے۔خلاصۂ کلام زیرِ نظر مجموعۂ کلام ایک کامیاب نعتیہ سرمایہ اور عقیدت آفریں شعری گلدستہ ہے، جس میں ادب کی چاشنی بھی ہے اور فکر وفن کا جمالیاتی رنگ وآہنگ بھی۔ارمغانِ نعمتؔ کا یہ نعتیہ رنگ وروپ قابلِ دید ہے۔اللہ تعالیٰ شاعر موصوف کی فکر میں توانائی اور قلم میں صلابت عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین!

روح کی ایک تجسیم: نعمت رضوی

مولانا حسن رضا اطہر (بکاروجھارکھنڈ)

سو سال پہلے کی بات ہے پاکستان کا ایک قصبہ جس کا نام گولڑہ شریف ہے وہاں ایک بزرگ تھے اور ان کا نام پیر علی شاہ تھا۔ان کے ایک بیٹے تھے جن کو لوگ پیار سے بابو جی کہتے تھے ۔اس وقت ان کی عمر نو یا دس سال کی تھی۔انگریزوں نے گولڑہ شریف سے نئی نئی ٹرینیں چلائی تھیں ۔بابو جی روز ٹرین کو دیکھنے کے لئے ریل کی پٹری کے پاس چلے جاتے تھے۔ان کے مریدوں نے پوچھا کہ بابو جی آپ یہاں کیوں آتے ہیں تو بابو جی نے جواب دیا، مجھے ٹرین کے انجن سے محبت ہوگئی ہے۔مریدوں نے پوچھا کیوں محبت ہوگئی ہے۔بابو جی نے جواب دیا اس کے پانچ وجوہات ہیں۔پہلی وجہ ٹرین کا انجن ٹرین کو اپنی منزل تک ساتھ لے کر جاتا ہے۔دوسری وجہ آخری ڈبے کو بھی ساتھ لے کر جاتا ہے۔تیسری وجہ، آگ خود کھاتا ہے ڈبے کو نہیں کھانی پڑتی۔چوتھی وجہ صراطِ مستقیم یعنی سیدھا راستہ چلتا ہے اور پانچویں وجہ یہ ہے کہ وہ ڈبوں کا محتاج نہیں بلکہ ڈبے اس کے محتاج ہوتے ہیں۔اس دنیا میں کچھ لوگ انجن کی طرح ہوتے ہیں تو کچھ ڈبوں کی طرح۔ہر کوئی انجن نہیں بن سکتا لیکن جو انجن بن جائے اسے چاہئے کہ ڈبوں کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ نعمت رضوی نے شاعری کی تمام تر فکری اور فنی لوازمات کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے کے حوالے سے اپنا ادبی مقام محفوظ کر لیا ہے، میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ نعمت رضوی کی چمکتی ہوئی شعری بصارت بصیرت میں تبدیل ہو چکی ہے اور ان کی آنکھوں کے پردے میں جدت اور جدیدیت کے رموز و نکات ادب عالی میں آفتاب فلک تاب کی طرح

جھلملاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ نعمت رضوی احساس وادراک ،امتیاز وانفرادیت، استقلال واستحکام اور شعور ونظر کی منزلوں پر فائز المرام ہو چکے ہیں۔میں یہ کہنے کی جرأت کر ہی سکتا ہوں کہ نعمت رضوی کے لشکارے مارتے ہوئے اشعار نقائص وعیوب سے پاک وصاف اور بحور وعروض کی خامیوں سے آزاد ہو چکے ہیں۔مگر یہ تو تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ جذبات کی جو کارفرمائیاں ان کے اندر موجود ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔خلوص کی جو شدت ان کے یہاں دستیاب ہے اس کا ہر جگہ فقدان ہے۔جو ڈھلی ڈھلائی زبان ان کی شاعری میں موجود ہے وہ قابلِ تعریف بھی ہے اور لائقِ تحسین بھی ہے۔اس کے علاوہ شعر وادب کی ترویج واشاعت کے لئے وہ جس طرح اپنا خونِ جگر پانی کر رہے ہیں اس کی داد نہ دینا انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے۔اور یہ نعمت رضوی کا جگر ہی ہے کہ وہ مسلسل لہولہان ہوتے ہوئے بھی اپنا ادبی سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔نعمت رضوی کے اس سے پہلے بھی کئی نعتوں اور غزلوں کے مجموعہائے کلام شائع ہوکر منظرِ عام پر آنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں مگر چاہے نعمت رضوی ہوں چاہے ہم۔ہم لوگوں کا تعلق ایسے قبیلے سے ہے جہاں تو چاہے مستقل مشاعروں اور جلسوں کی کامیابی کے حوالے سے گفتگو ہوتی ہے یا پھر مسلسل اگلے سفر کی تیاری کی روداد مرتب ہوتی ہے چاہے تو ہوائی جہاز اور راجدھانی میل کی مسافرت کا تذکرہ ہوتا ہے یا پھر انعام واکرام کی بارش کا ذکر جمیل۔اب آپ خود ہی فیصلہ کریں ایسے میں بھلا کسے پڑی ہے جو اس فکر میں اپنی صحت داؤ پر لگائے۔کون اپنا خونِ جگر پانی کر رہا ہے، کون آنے والی نسلوں کے لئے راہیں ہموار کر رہا ہے، کون اپنے قلم کی روشنائی سے روشنی تقسیم کر رہا ہے، کون شاعری کو شعور کی منزلوں سے گزار رہا ہے باوجود اس کے کام کرنے والے تو یہ سوچ کر کرتے رہیں گے۔

اس بھیڑ میں کچھ میری حقیقت نہیں لیکن
دب جاؤں میں مٹی میں تو سب یاد کریں گے

ایک دوا فروش ہجوم میں اپنی دوا فروخت کر رہا تھا، اس نے کہا حضرات میں یہ دوا بیس سالوں سے فروخت کر رہا ہوں مگر آج تک کسی نے شکایت نہیں کی۔ہجوم میں سے ایک آواز آئی کہ

مردے کبھی شکایت نہیں کرتے۔ لہٰذا چاہے نعتؔ رضوی ہوں چاہے ہم، ہمیں اپنے قبیلے سے ہرگز شکایت نہیں ہونی چاہیے۔ نعت کا انعام محفوظ تھا، محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔

نعت گو سوچ ہی نہیں سکتے
نعت کا کتنا بڑا انعام ہے

بس دیانتداری اور ایمان داری کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھنا چاہیے۔ نعت رضوی کا تازہ مجموعۂ اذکار جو خالص نعتِ رسول کا مجموعہ ہے جو الف سے ی تک میری نظروں سے گزر چکا ہے۔ کہیں شعری یا شرعی خامی تو نظر نہیں آئی (بے عیب تو بس اللہ کا کلام ہے) اب یہ کہ سارے اشعار معرکۃ الآرا تو نہیں ہو سکتے۔ اگر ہر کلام سے دو یا تین شعر بھی نئے مضمون کے نکل آئے تو سمجھیے محنت وصول اور محبت قبول ہے۔ انشاء اللہ میں پورے دعوے کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ نے پوری دل چسپی اور لگن کے ساتھ مطالعہ کیا تو آپ ہرگز مایوس نہیں ہوں گے۔

فرحت احساس نے کہا تھا "اچھا شعر وہ بھی ہوتا ہے جس پر بے انتہا داد و تحسین کا شور برپا ہو، لیکن اچھا شعر وہ بھی ہوتا ہے جس پر گہری خاموشی چھا جائے یعنی ایک شعر وہ ہوتا ہے جو لفظوں کے ٹکرانے سے بنتا ہے اور ایک شعر وہ ہوتا ہے جو لفظوں کے اندر گم ہو جانے سے بنتا ہے"

اب اس تناظر میں اگر آپ سے سوال کروں کہ نعت رضوی کے ان اشعار کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جس کی تعمیل میں سورج بھی پلٹ آتا ہے
کتنی تاثیر کا حامل ہے اشارہ تیرا
اگر ہے سرخ روئی کی تمنا حشر میں نعت
تو پھر نعتوں کے لفظوں کو سلیقے سے پرونا ہے
گھر میرے نہیں آتا آسیب اندھیرے کا
روشن ہے مری دنیا سرکار کی طلعت سے
ایک پل میں وہ عرشِ اعظم تک

جانے والے ہیں آنے والے ہیں
ہمیشہ نعت جو تحریر کرتے رہتے ہیں
محل وہ خلد میں تعمیر کرتے رہتے ہیں
سعدیؔ و رومیؔ رضاؔ سے حضرتِ حسان تک
سب کا کہنا ہے کہ روحانی غذا ہے نعت پاک
عشق کی آنکھ سے پڑھیے تو مزہ آئے گا
نعت اردو میں بہت کم تھی رضا سے پہلے

تو یقیناً آپ کا جواب یہی ہوگا کہ ہر شعر میں روانی بھی ہے اور خوش بیانی بھی، شاعری کا حسن و جمال بھی ہے اور عرق ریزی کا کمال بھی۔

آنکھیں تو سب کے پاس ہوتی ہیں مگر جسے نظر کہتے ہیں وہ سب کو نہیں ملتی۔ میں نے ایک دھان پان نحیف الجسم مگر عزم و ہمت کے کوہِ ہمالہ نعتؔ رضوی کی جرأت و جسارت کے پیشِ نظر ہی اپنے مضمون کا آغاز ایک واقعہ سے کیا تھا۔ اب ذرا اسے پھر سے دہرا لیجیے کہا تھا بابو جی نے ٹرین کا انجن ٹرین کو اپنی منزل تک ساتھ لے کر جاتا ہے تو ان شاء اللہ ایک دن وہ بھی اپنی شاعری کے سفر کو منزل تک پہنچانے میں معاون و مددگار ثابت ہوں گے۔ آخری ڈبے کو بھی ساتھ لے کر جاتا ہے۔ ان شاء اللہ اپنی آنے والی نسلوں کے لیے بھی ضرور مشعلِ راہ ثابت ہوں گے۔ آگ خود کھاتا ہے ڈبے کو کھانی نہیں پڑتی۔ ہزار آندھیاں آئیں مگر نعتِ رسول کا دامن ہرگز ہاتھ سے نہیں چھوٹے گا۔ سیدھا چلتا ہے تو بغیر صلہ و ستائش کے بھی قلم قبیلے سے اپنا تعلق استوار رکھیں گے۔ ڈبوں کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ ڈبے اس کے محتاج ہوتے ہیں۔ ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ سب ان کی عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان شاء اللہ الرحمن۔

فقیر بوریا نشین
حسن رضا اطہر

حمدِ باری تعالیٰ

مجھ گنہ گار پہ قدرت کا کرم ہوتا ہے
اس لیے دور ہراک موسمِ غم ہوتا ہے

لوحِ دل پر میں لکھا کرتا ہوں اس کا کلمہ
جب بھی توصیف میں مصروف قلم ہوتا ہے

جان و دل جو بھی لٹا دیتا ہے تیری خاطر
اس کی قسمت میں رقم باغِ ارم ہوتا ہے

غیر کے آگے جھکے ایسا نہیں ہوسکتا
سر مرا تیری ہی دہلیز پہ خم ہوتا ہے

تو اگر چاہے تو صحرا بھی بنے رشکِ چمن
تو جہاں چاہے وہیں صحنِ حرم ہوتا ہے

اپنے عصیاں پہ جو ہوتا ہے پشیماں نعمتؔ
اس پہ مولا کا بہر حال کرم ہوتا ہے

حمدِ باری تعالیٰ

خوب کرتا رہوں میں تیری عبادت یا رب
کر دے تو مجھ پہ ذرا اپنی عنایت یا رب

ڈال دے جس کو بھی دوزخ میں یہ تیری مرضی
تو جسے چاہے اسے بخش دے جنت یا رب

ایسا کھو جاؤں تری یاد میں کہ تیرے سوا
دل میں ہو اور کسی کی نہ محبت یا رب

جاؤں ایمان کی دنیا سے میں دولت لے کر
چاہیے مجھ کو کوئی جاہ نہ حشمت یا رب

تیرے محبوب کی الفت رہے میرے دل میں
پاس میرے نہ ہو چاہے کوئی دولت یا رب

ان دنوں گردشِ ایام سے ہوں چور بہت
اب ہراک رنج سے دے دے مجھے راحت یا رب

نعمتؔ رضوی کو محبوب کے در جانے دے
کعبہ بھی دیکھ لوں روضے کی بدولت یا رب

مناجات

مسرت کے دن کر عطا میرے مولا
کورونا سے سب کو بچا میرے مولا

بے گور و کفن ہو کسی کا جنازہ
کسی کو نہ یہ دن دکھا میرے مولا

بلا جو کورونا کی آئی ہوئی ہے
جہاں سے اسے کر فنا میرے مولا

کورونا کی زد میں جو آئے ہوئے ہیں
عطا ہو انھیں بھی شفا میرے مولا

یہی التجا ہے میری دست بستہ
کہ ہو درگزر ہر خطا میرے مولا

خطا پہ خطا کرتا جاتا ہے نعمتؔ؟
اسے نیک بندہ بنا میرے مولا

تضمین

وہ رات کون سی ہے جو ایسے بسر نہ ہو
سر اور خدائے پاک کا وہ سنگِ در نہ ہو
راہِ غلط سے اپنا کبھی بھی گزر نہ ہو
”پُل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو“
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

☆

کرتا رہوں میں ذکر سدا کردگار کا
مجھ سے ادا ہو شکریہ پروردگار کا
رکھا کروں خیال میں روزِ شمار کا
”کانٹا مرے جگر سے غمِ روزگار کا“
”یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو“

☆

مسلم پھنسے ہیں ظلم کے اس خارزار میں
بن کر غلام ہیں مگر اپنے دیار میں
کب تک پڑے رہیں یونہی ذلت کے غار میں
”فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو“

☆

یارب ذرا سا جلوۂ آقا دکھا ہمیں
سیدھا جو راستہ ہے اسی پر چلا ہمیں
عشقِ نبی سے کر نہ کبھی بھی جدا ہمیں
”ایسا گماں دے اس کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو“

☆

کوشش ہوئی ہے لاکھ مگر وہ گھٹا نہیں
میں مانتا ہوں میرا محمد خدا نہیں
لیکن وہ ایک پل بھی خدا سے جدا نہیں
”اے شوقِ دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں
”اچھا وہ سجدہ کیجے کہ سر کو خبر نہ ہو“

☆

میرے نبی کا کوئی بھی ہمسر نہیں یہاں
وہ رب کے ہیں حبیب اور سردارِ دو جہاں
نعمتؔ وہ ساری خلق پر ہردم ہیں مہرباں
”ان کے سوا رضاؔ کوئی حامی نہیں جہاں
”گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو“

☆

تضمین

تو رب کی عنایت ہے، ہر اک ترا دیوانہ
تو زندہ حقیقت ہے ہرگز نہیں افسانہ
تو نورِ ہدایت ہے دنیا نے بھی یہ مانا
”تو شمعِ رسالت ہے عالم ترا پروانہ“
”تو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ“

☆

شاخوں سے تری اکثر دانش کے گلاب اٹھے
اور فکر کے گردوں پر خوشبو کے سحاب اٹھے
میں دیکھ سکوں ان کو آنکھوں سے حجاب اٹھے
جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
”ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ“

☆

کچھ ایسی محبت ہو مجھ کو بھی شریعت سے
میں بچ کے رہوں ہر دم پھیلی ہوئی بدعت سے
وہ مجھ کو نوازیں گے اعزاز کے خلعت سے
”دل اپنا چمک اٹھے ایمان کے طلعت سے“
”کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ“

☆

ہے تشنگی ہونٹوں پر سرکار مرے کب سے
اک جام مئے عرفاں لگ جائے مرے لب سے
پیمانہ ترا مجھ کو مل جائے اگر ڈھب سے
”سرشار مجھے کردے اک جامِ لبالب سے“
تا حشر رہے ساقی آباد یہ میخانہ“

☆

سرکار میں اب دل کو قابو میں رکھوں کیسے
یہ ہجر کا صدمہ تو مشکل ہے سہوں کیسے
یوں دور مدینے سے آقا میں رہوں کیسے
"میں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے"
"ہے ٹوٹا ہوا دل ہی مولیٰ ترا کاشانہ"

☆

اس نفس کے کہنے پر ہم کان نہ دھرتے کچھ
اعمال میں اپنے بھی ہم نیکیاں جڑتے کچھ
ہوتی جو نگہہ ان کی تو ہم بھی سنورتے کچھ
"وہ کہتے نہ کہتے کچھ، وہ کرتے نہ کرتے کچھ"
اے کاش وہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ"

☆

کیوں نعمتِؔ خستہ کو روضے سے رہے دوری
روکے ہوئے اب تک ہے مجھ کو مری مجبوری
آجاؤں گا پاتے ہی میں آپ کی منظوری
"سرکار کے جلووں سے روشن ہے دلِ نوریؔ"
"تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ"

☆☆☆

نعتِ پاک

جس نے مرے آقا کا مدینہ نہیں دیکھا
سمجھو درِ فردوس کا زینہ نہیں دیکھا

دشمن کو بھی دیتے تھے ہمیشہ وہ دعائیں
ایسا تو کسی کا بھی قرینہ نہیں دیکھا

آقا ہیں نگہبان تو ڈوبے گا وہ کیسے
میں نے تو کبھی غرق سفینہ نہیں دیکھا

خوابوں میں نظر آتا ہے وہ گنبدِ خضرا
گو میں نے کبھی شہرِ مدینہ نہیں دیکھا

دلہن نے لگایا تو مہک اٹھی ہیں نسلیں
آقا کی طرح کوئی پسینہ نہیں دیکھا

سرکار کی اولاد سے تجھ کو ہے عداوت
تجھ سا تو کوئی میں نے کمینہ نہیں دیکھا

ہو جس میں بسی الفتِ سرکار اے نعمتؔ
اس دل میں کبھی میں نے تو کینہ نہیں دیکھا

نظروں سے پلا کے وہ دیوانہ بناتا ہے
اور شمعِ رسالت کا پروانہ بناتا ہے

ایسا بھی قلندر ہے کچھ تیرے دوانوں میں
جو پھونک کے مٹی کو دردانہ بناتا ہے

ملتا ہے غلاموں کو اعزاز ترے در سے
ہم جیسے فقیروں کو شاہانہ بناتا ہے

اس جامِ طہورا میں کچھ بات ہی ایسی ہے
دیوانے کو اک پل میں فرزانہ بناتا ہے

اعجاز ہے یہ بھی تو آقا کے تصور کا
مجھ کو غمِ دنیا سے بیگانہ بناتا ہے

آقا سے جو نسبت ہے نعمتؔ کو زمانے سے
وہ دل کو محبت کا کاشانہ بناتا ہے

اقصیٰ میں آئے تھے نبیوں کی امامت کے لیے
حشر میں آئیں گے امت کی شفاعت کے لیے

اپنے تو اپنے ہیں صاحب ان کی چوکھٹ پر کھڑے
منتظر دشمن بھی ہیں ان کی عنایت کے لیے

وقت آنے پر لٹا دوں جان و دل بھی شوق سے
"شانِ قدرت کے لیۓ جانِ رسالت کے لیۓ"

روشنی لگتے ہیں دینے اس میں میرے حرف حرف
جب قلم قرطاس پر چلتا ہے مدحت کے لیے

ان کے نقشِ پا پہ جب بھی چل پڑا ہوں شوق سے
مل گئی منزل مجھے ان کی اطاعت کے لیے

نعمتؔ رضوی رسول ہاشمی اس دہر میں
آیے ہیں ہر قوم و ملت کی ہدایت کے لیے

مٹے گا مرے دل سے غم دھیرے دھیرے
جو نعت ان کی ہوگی رقم دھیرے دھیرے

ثنائے حبیبِ خدا میں رہوں میں
چلے یوں ہی میرا قلم دھیرے دھیرے

خبر لیجئے میرا شاہِ مدینہ
کہ ہونے لگا ہے ستم دھیرے دھیرے

الٰہی مجھے تو وہ ذوقِ سخن دے
لکھے نعت میرا قلم دھیرے دھیرے

دیارِ حبیب اب قریب آ رہا ہے
بڑھاؤ ادب سے قدم دھیرے دھیرے

نبیٔ مکرم کے آتے ہی نعمتؔ
گرے سر کے بل سب صنم دھیرے دھیرے

رسالت کا سورج چمکتا رہے گا
زمانے میں ہر سو اجالا رہے گا

نبی کے گھرانے کا رتبہ نہ پوچھو
وہ اعلیٰ تھا پہلے بھی اعلیٰ رہے گا

قیامت تلک عاشقوں کی زباں پر
"رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا"

جو گستاخ ہے بارگاہِ نبی کا
وہ نارِ جہنم میں جلتا رہے گا

جو خوابوں میں آیا نظر شہرِ طیبہ
وہ آنکھوں میں میری ہمیشہ رہے گا

چلے گا نہ جو ان کے نقشِ قدم پر
زمانے میں در در بھٹکتا رہے گا

ہمیشہ مرے خانۂ دل میں نعتؔ
چراغ ان کی یادوں کا جلتا رہے گا

مرے سرکار کے روضے پہ جاری بحرِ رحمت ہے
سبھی تشنہ لبوں پر ہر گھڑی ان کی عنایت ہے

پھٹے کپڑوں کو ان کے دیکھ کر دھوکہ نہ کھا جانا
"محمد کے غلاموں کی زمانے پر حکومت ہے"

خدا کو روزِ محشر کس طرح وہ منہ دکھائے گا
نبی کی ذات سے سینے میں جو رکھتا کدورت ہے

جو ان کا ہوگیا ساری خدائی ہوگئی اس کی
محمد کی رضا رب کی رضا ہے یہ حقیقت ہے

شہنشاہِ دو عالم کی غلامی مل گئی جس کو
جہاں کے بادشاہوں سے زیادہ اس کی عظمت ہے

شفیعِ روزِ محشر کا ہے جو بھی چاہنے والا
وہی حقدارِ کوثر ہے وہی حقدارِ جنت ہے

نہیں آسان لکھنا نعتِ پاکِ مصطفیٰ نعتؔ
وہی لکھتا ہے جس پر میرے آقا کی عنایت ہے

سراپا معجزہ وہ سرورِ ہر دو جہاں ٹھہرے
ہمارے واسطے منزل کا بھی روشن نشاں ٹھہرے

اقامت کے لیے اک دن مرے آقا نے فرمایا
وہیں ٹھہروں گا میری اونٹنی جا کر جہاں ٹھہرے

مرے آقا کی شیریں گفتگو دل کو لبھاتی تھی
مؤثر سننے والوں کے لیے ان کا بیاں ٹھہرے

انھیں تو اپنے جیسا کہہ دیا پر یہ کہاں دیکھا
مکیں ہوکر زمیں کے برسرِ وہ آسماں ٹھہرے

انھیں کے واسطے بخشش کا مژدہ ہے سنو نعمتؔ
نبیٔ محترم کے جو بھی سچے نعت خواں ٹھہرے

جہاں میں مہرباں جن پر شہہِ ابرار ہوتے ہیں
وہ راہِ معرفت کے قافلہ سالار ہوتے ہیں
بھنور سے بس انھیں لوگوں کے بیڑے پار ہوتے ہیں
شہہِ ہر دو جہاں کے جو بھی پیرو کار ہوتے ہیں
شرابِ عشقِ احمد پی کے جو سرشار ہوتے ہیں
کبھی دنیا کی چاہت میں نہ وہ بیمار ہوتے ہیں
شجر ہے سایہ دار ایسا کہ راحت سب کو دیتا ہے
”تری شاخوں کے تنکے بھی بڑے پھلدار ہوتے ہیں“
بڑے انمول موتی ہیں کوئی قیمت لگایے کیا
جو شانِ مصطفیٰ میں نعت کے اشعار ہوتے ہیں
لٹا دیتے ہیں اپنی جاں جو ان کی ذاتِ اقدس پر
وہ دیوانے حقیقت میں بڑے ہشیار ہوتے ہیں
خدا کی شان ہے یہ اہلِ بیتِ سرورِ دیں کے
بڑے کیا گھر کے بچے بھی بہت خود دار ہوتے ہیں
مناتے ہیں عقیدت سے جو میلادِ نبی نعمتؔ
حقیقت میں وہ باغِ خلد کے حقدار ہوتے ہیں

بلندی پر یقینا اس کی قسمت جگمگاتی ہے
کہ جس پر آپ کی شمعِ عنایت جگمگاتی ہے

خدا کا شکر ہے کہ سرورِ کونین کے صدقے
ہمارے دل میں ایماں کی حرارت جگمگاتی ہے

اگر سونے سے پہلے بھیجتا ہے جو درود ان پر
تو اس کے خواب میں آقا کی صورت جگمگاتی ہے

وہی تو مالک و مختار ہیں ساری خدائی کے
”زمیں تا عرش آقا کی حکومت جگمگاتی ہے“

ہوئے غرقاب سب جھوٹے نبی قعرِ مذلت میں
دوعالَم میں محمد کی نبوت جگمگا تی ہے

جو غارِ ثور میں صدیقِ اعظم جان پر کھیلے
اسی تاریخ سے ان کی رفاقت جگمگاتی ہے

کرم ہوتا ہے جب نعمتؔ شہہِ کونین کا ہم پر
ہمارے دل میں پھر شمعِ رسالت جگمگاتی ہے

مری نگاہوں میں دنیا والو! نہ پوچھو کیا کیا جھلک رہا ہے
میں آ گیا ہوں وطن میں لیکن ابھی بھی طیبہ جھلک رہا ہے

مقامِ عرفات یا منیٰ ہو وہ بابِ رحمت کہ یا مدینہ
ہر ایک ذرّہ، ہر ایک منظر، ہر ایک نقشہ جھلک رہا ہے

یہ عاشقانِ رسولِ اکرم کریں نہ کیوں تیرا خیر مقدم
یہی تو ہے سرحدِ مدینہ، نبی کا روضہ جھلک رہا ہے

قبول حج ہے تمہارا حاجی، ہے ربِ اکبر بھی تم سے راضی
ادا کیا کعبہ میں جو تم نے جبیں سے سجدہ جھلک رہا ہے

وہ شہرِ بطحا ہے دور لیکن تڑپ رہا ہوں میں اس کے غم میں
مری نظر کی حدوں میں لیکن نبی کا روضہ جھلک رہا ہے

اگرچہ دوری بنی ہوئی ہے نبی کے روضے سے اپنی نعمتؔ
مگر یہاں سے وہ سبز گنبد کا پورا نقشہ جھلک رہا ہے

میکدے میں اس طرح سے دورِ پیمانہ چلا
مست و بے خود ہو کے در سے ان کا دیوانہ چلا

صدقِ دل سے بارگاہِ ناز میں آنے کے بعد
ہر دِوانہ اپنا اپنا کہہ کے افسانہ چلا

میکدے میں جا کے پینے کا مزہ کچھ اور ہے
میں بھی پینے کے لیے پھر سوئے میخانہ چلا

آئے تھے حضرت عمر تلوار کو کھینچے ہوئے
ان سے مل کر ایسے لوٹے جیسے پروانہ چلا

ظالموں کے ہاتھوں سے تلوار خود ہی گر گئی
سر ہتھیلی پر لیے جب ان کا دیوانہ چلا

میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی میں بھی چلوں
شہرِ طیبہ کی طرف جب کوئی مستانہ چلا

فضلِ مولا ہوتے ہی نعمتؔ مدینے کی طرف
اپنے آقا کو سنانے دل کا افسانہ چلا

جو حرمتِ رسول پہ قربان ہوگیا
جنت کا اس کے واسطے سامان ہوگیا

نامِ رسولِ پاک جب آیا زبان پر
لمحہ ہر ایک زیست کا آسان ہوگیا

طیبہ کی دید کا ہوں طلب گار میں بہت
ہوگی خوشی جو پورا یہ ارمان ہوگیا

دشمن جو آپ کا تھا وہ ملتے ہی آپ سے
کلمہ زباں سے پڑھ کے مسلمان ہوگیا

رحمت ہے بیٹی یہ مرے آقا نے ہے کہا
آمد سے اس کی میں بڑا دھنوان ہوگیا

نعمتؔ ہوئیں جو آقا کی مجھ پر نوازشیں
لو آج پورا نعتیہ دیوان ہوگیا

دل میں سب کے ہر لمحہ عاشقی مہکتی ہے
مصطفیٰ کے پیاروں کی دوستی مہکتی ہے
نعت کی کوئی محفل جب یہاں سجاتے ہیں
پھر فضائے محفل بھی ہر گھڑی مہکتی ہے
ان کے گیسوئے عنبر جس گھڑی بکھرتے ہیں
پھول خوشبو دیتے ہیں ہر کلی مہکتی ہے
لوگ جس کی خوشبو سے سرفراز ہوتے ہیں
نعتِ پاک سے میری شاعری مہکتی ہے
سرزمینِ طیبہ کا یہ بھی اک کرشمہ ہے
اصل میں وہاں جاکر زندگی مہکتی ہے
جس جگہ پہ آقا نے رکھے تھے قدم اپنے
وہ زمیں خدا شاہد آج بھی مہکتی ہے
محفلوں میں شرکت کی ہے یہ کیفیت نعمتؔ
آئینے پہ چہرے کے ہر خوشی مہکتی ہے

لکھوں میں نعت کیسے جب نہ ہو ان کی عنایت تک
اشارہ ان کا پاکر مل گئی مجھ کو سعادت تک

مثال ان کے نواسے کی نہیں دنیا میں مل سکتی
جو ہنس کر کربلا میں پی گئے جامِ شہادت تک

شفاعت اور بخشش کس طرح پایے کوئی عاصی
نہ کھولیں گے مرے آقا اگر بابِ شفاعت تک

پڑھوں گا نعتِ پاکِ مصطفیٰ محفل میں جب آکر
پہنچ جایے گی میری شاعری بابِ سماعت تک

ذرا بھی شک نہیں اس میں حقیقت ہے یہی نعمتؔ
”پڑھیں گے نعت ہی اہلِ سنن صبحِ قیامت تک“

نورِ مجسم، ساقیٔ کوثر کا ایسا میخانہ ہے
ہر دیوانہ جامِ محبت پی پی کر فرزانہ ہے
سر پہ عقیدت کی چادر ہے دل میں یادِ جاناناں
ہر شیدائی ان کے در کا جیسے اک مستانہ ہے
سچی محبت کی ہے علامت جشنِ ولادت کی محفل
محفل میں ہر آنے والا ان کا ہی دیوانہ ہے
طیبہ نگر میں جاؤں گا تو لوٹ کے پھر نہ آؤں گا
''میرے نبی کا خلد سے بہتر نورانی کاشانہ ہے''
دل میں شوقِ دید لیے میں تڑپ رہا ہوں مدت سے
ان کا بلاوا آتے ہی پھر طیبہ مجھ کو جانا ہے
ہوتی ہے پہچان یہاں پر اپنے اور بیگانے کی
عشقِ محمد کا صدقہ ہی ہم سب کا پیمانہ ہے
میں نے پرویا نعتوں میں جو ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو
شاعر کا یہ شعر نہیں ہے نعمتؔ کا نذرانہ ہے

جو سدا آپ کی راہوں پہ چلا کرتے ہیں
زندگی میں وہی مسرور رہا کرتے ہیں
دونوں عالم میں نہیں ہے مرے آقا کا جواب
اپنے دشمن کے لیے دل سے دعا کرتے ہیں
لذتِ عشقِ رسالت ہے جنھیں بھی حاصل
شکوۂ رنج و الم کب وہ کیا کرتے ہیں
ان کے دربار سے خالی کوئی لوٹا نہ کبھی
سب پہ سرکار سدا جود و سخا کرتے ہیں
ان کے دربار میں کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں
اپنے دیوانوں کو بے مانگے عطا کرتے ہیں
اس کی تقدیر سنور جاتی ہے میرے آقا
جس بھی کاغذ پہ تری نعت لکھا کرتے ہیں
نعت کا فن ہے مقدس اسی خاطر نعمتؔ
باوضو ہو کے سدا شعر کہا کرتے ہیں

جو چاہتے ہو ان کے خزینے میں ملے گا
ہر گوہرِ مقصود مدینے میں ملے گا
کوئی بھی دوا کام نہ آئے گی طبیبو!
''اس دل کو سکوں صرف مدینے میں ملے گا''
اے مشکِ ختن تجھ میں کہاں ایسی لطافت
جو عطر شہہِ دیں کے پسینے میں ملے گا
جو ڈھونڈتے ہو قلب کی تسکین کا ساماں
تحفہ یہ تمہیں ان کے قرینے میں ملے گا
رہتے ہیں مؤدب سبھی عرفات و منیٰ میں
منظر یہ تمہیں حج کے مہینے میں ملے گا
جس بوجھ کا حامل نہ ہوا کوہِ گراں بھی
اک حافظِ قرآن کے سینے میں ملے گا
نعمتؔ ہے وہ روضے کی زمیں خلد بداماں
ہر لطف وہیں مرنے میں، جینے میں ملے گا

شبِ اسریٰ حقیقت ہے نہ سمجھو یہ کہانی ہے
نبی کی میہمانی ہے، خدا کی میزبانی ہے
نہ لوٹا ہے نہ لوٹے گا کبھی خالی کوئی در سے
روایت یہ مرے سرکار کے در کی پرانی ہے
جسے سن کر سبھی گرویدہ ہوجاتے ہیں آقا کے
عجب انداز ہے ان کا، عجب شیریں بیانی ہے
اندھیروں میں بھٹکتے تھے جو کل تک بن گئے رہبر
مرے سرکار کی یہ بھی مثالی مہربانی ہے
ہوئی ہے خلق دنیا تیرے صدقے اے مرے آقا
ترے دم سے چمک تاروں میں دریا میں روانی ہے
ہوئے ہیں آشنا ہم نورِ وحدت کی تجلی سے
رسولِ پاک کی بے شک بڑی یہ مہربانی ہے
میں صنفِ نعت گوئی کا شغف رکھتا ہوں اے نعمتؔ
اسی کے فیض سے میرے قلم میں یہ روانی ہے

سینے میں اگر عظمتِ قرآن نہیں ہے
فردوس میں اس کے لیے امکان نہیں ہے

اس گھر میں نہیں ہوگی کبھی رزق میں برکت
جس گھر میں کوئی تالیِ قرآن نہیں ہے

اے کاش مجھے خواب میں دیدار ہو ان کا
اس دل میں سِوا اس کے کچھ ارمان نہیں ہے

رکھتا نہیں جو دل میں شہِ دیں کی محبت
شیطان ہے وہ آدمی انسان نہیں ہے

جو راہِ الٰہی میں لٹاتا نہ ہو دولت
وہ گرچہ غنی ہے مگر ذی شان نہیں ہے

محتاط رہو نعت کی راہوں میں اے نعمتؔ
مشکل ہے بہت راہ یہ آسان نہیں ہے

ربِ دوجہاں پر ہم اعتبار رکھتے ہیں
اور اپنے آقا پر انحصار رکھتے ہیں

در پہ اپنے شاہِ دیں ہم کو بھی بلا لیجے
دل مدینہ جانے کو بے قرار رکھتے ہیں

پڑھتے ہیں وظیفہ جو روز و شب درودوں کا
اپنی زندگی کو وہ خوشگوار رکھتے ہیں

دید کی تمنا بس اپنی پوری ہو جایے
یوں تو آرزوئیں ہم بے شمار رکھتے ہیں

آپ ہیں رفیقِ جاں، آپ سا نہیں کوئی
یوں تو دوست دنیا میں بے شمار رکھتے ہیں

ہوگی مغفرت نعمتؔ ان کی حشر میں بے شک
جو بھی میرے آقا سے دل میں پیار رکھتے ہیں

ان کے قدم پڑے تو میں مسرور ہوگیا
اپنا غریب خانہ بھی پرنور ہوگیا
یہ بھی درودِ پاک کا اک معجزہ ہی ہے
پڑھتے ہی اس کے گھر کا خلل دور ہوگیا
آیے حضور نور کا جلوہ لئے ہویے
پھر روشنی سے گھر میرا معمور ہوگیا
رکھا مرے نبی نے قدم جب زمین پر
باطل کا تھا جو شیش محل چور ہوگیا
رب کی رضا پہ چھوڑ دیا اپنا سارا کام
جب گردشوں کے نرغے میں محصور ہوگیا
چاروں طرف تھا کفر کی ظلمت کا اک حصار
آیے نبی تو نور علیٰ نور ہوگیا
سمجھوں گا ساری عمر کی محنت ہوئی قبول
اک شعر جب حضور کو منظور ہوگیا
صلِ علیٰ نکلتے ہی نعمتؔ زبان سے
ہر دکھ میری حیات کا کافور ہوگیا

اللہ کا کرم ہے عنایت رسول کی
ان پرٔ ادا جو کرتے ہیں سنت رسول کی

محفل میں ہو کے باادب بیٹھے ہویے ہیں جو
ان کے دلوں میں ہے بسی الفت رسول کی

گستاخیاں کرو نہ محمد کی شان میں
دوزخ میں لے کے جائے گی نفرت رسول کی

خود بھوکا رہ کے اوروں کو کھانا کھلا دیا
کتنی تھی بے مثال سخاوت رسول کی

دعوت ملے تو آپ اسے کیجئے قبول
دعوت قبول کرنا ہے سنت رسول کی

جنت میں جایے گی وہ بڑی آن بان سے
نعمتؔ ہے جو بھی دنیا میں امت رسول کی

جو ان کے غلاموں کی صف میں کھڑا ہے
زمانے میں قد اس کا سب سے بڑا ہے

شہنشاہوں کی شان رکھتا ہے خود میں
جو جاروب کش ان کے در پہ پڑا ہے

میں نعتِ نبی یوں ہی لکھتا رہوں گا
مری روح کی یہ انوکھی غذا ہے

دکھاتا ہے ظلمت میں منزل کا رستہ
وہ نقشِ قدم ان کا روشن دیا ہے

شہہِ دیں کریں گے اسی کی شفاعت
جو راہِ شریعت پہ چلتا رہا ہے

جو مجھ کو ملا ہے محبت میں ان کی
وہی درد ہی میرے دل کی دوا ہے

میں چپ چاپ روضے پہ نعمت کھڑا ہوں
مرے دردِ دل کا انھیں سب پتہ ہے

دعا جو میں نے مانگی ہے ابھی با چشمِ تر ہوکر
بھلا وہ رائگاں جایے گی کیسے بے اثر ہوکر

دیارِ مہر و الفت کے مہہ و انجم کا کیا کہنا
''یہاں ذرّے چمکتے ہیں چراغِ رہگزر ہوکر''

بغیر اذنِ نبی جب پار بیڑا ہو نہیں سکتا
چلا جایے گا کوئی خلد میں کیسے کدھر ہوکر

میں ان کی شان میں مدحت سرائی جب بھی کرتا ہوں
نکلتے ہیں قلم سے لفظ سب لعل و گہر ہوکر

خدا نے ان کی مدحت کے لیے قرآں اتارا ہے
تو پھر توصیف کوئی کیا کرے ادنیٰ بشر ہوکر

کرم ہے میرے آقا کا جو میں بھی نعت لکھتا ہوں
بھلا کیا حیثیت مجھ میں وجودِ مختصر ہوکر

میرے دل کا حال کیا ہے ان کے در پر دیکھئے
موجزن ہے آرزوؤں کا سمندر دیکھئے
عشق کا اظہار کرتے ہیں برابر دیکھئے
گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں کبوتر دیکھئے
ہر کسی کی آنکھ میں روشن ہیں خوشیوں کے چراغ
آمدِ سرکار کی صورت میں گھر گھر دیکھئے
آنکھ سے دل میں اتر جایے گا جلوہ نور کا
بس عقیدت سے کبھی سرکار کا در دیکھئے
دل ہے فرشِ راہ، آنکھیں ہیں سراپا انتظار
"کب مرے سرکار آتے ہیں مرے گھر دیکھئے"
گیسوئے خم دار میں واللیل کی تفسیر ہے
والضحیٰ کی شرح ہے روئے منور دیکھئے
ہر غم و آلام سے مل جائے گی فوراً نجات
اپنا حالِ دل شہِ دیں کو سنا کر دیکھئے
ذکرِ محبوب خدا سے دل کو ملتا ہے سکوں
گر نہیں آتا یقیں تو آزما کر دیکھئے
آرزوئے دل کچل دینے سے نعمتؔ ہوگا کیا
مصطفیٰ کے شہر کو آنکھوں سے چل کر دیکھئے

لوگ کہتے ہیں آقا مدینے میں ہیں
میں یہ کہتا ہوں مومن کے سینے میں ہیں

جس کی خوشبو سے نسلیں مہکتی رہیں
خوبیاں وہ نبی کے پسینے میں ہیں

آؤ ہم بھی اسے جا کے حاصل کریں
نعتیں مصطفیٰ کے خزینے میں ہیں

کیوں نہ طوفان ان کی حفاظت کرے
نام لیوا نبی کے سفینے میں ہیں

بوبکر ہوں کہ عثماں، عمر یا علی
سب درخشاں نبی کے نگینے میں ہیں

خلد میں بھی اے نعمتؔ وہ زینت نہیں
رونقیں جو نبی کے مدینے میں ہیں

سرِ عرشِ بریں دیکھو شہہِ ابرار آتے ہیں
خدائے پاک سے ملنے مرے سرکار آتے ہیں

تمناؤں کی اک دنیا بسا کر شہرِ طیبہ کو
سبھی شاہ و گدا یا مفلس و زردار آتے ہیں

سجی ہوتی ہے محفل جس جگہ میلاد کی یارو
فرشتے بھی وہاں ہوکر بہت سرشار آتے ہیں

کبھی ہوتی نہیں توفیق ان کو طیبہ جانے کی
جنھیں آقا بلاتے ہیں وہ کتنی بار آتے ہیں

چلو تم باادب نعمتؔ کہ یہ شہرِ مدینہ ہے
ملائک بھی جھکا کے سر یہاں ہر بار آتے ہیں

ساتھ اپنے مشعلِ عرفان لے کر آیے ہیں
ساری دنیا کے لیے قرآن لے کر آیے ہیں

وجہِ تخلیقِ دو عالم آپ ہی کی ذات ہے
ساری خلقت میں نرالی شان لے کر آیے ہیں

راہِ حق پر چلنے والوں کے لیے میرے حضور
ساتھ اپنے تحفۂ ایمان لے کر آیے ہیں

پیش کر کے نعت ہم رب سے کہیں گے حشر میں
اپنی بخشش کا یہی سامان لے کر آیے ہیں

پھول کی مانند ہیں جس میں حسین ابنِ علی
میرے آقا وہ حسیں گلدان لے کر آیے ہیں

ہم تو نو آموز ہیں نعمتؔ بھلا کیسے کہیں
''نعت گوئی کا نیا رجحان لے کر آیے ہیں''

شہہِ کونین کی سیرت حقیقت میں شریعت ہے
چلے اس راہ پر جو بھی وہی حقدارِ جنت ہے

خرد کو ہے پریشانی تو ہونے دو مگر سن لو
نبی کا آنا جانا عرش پر عینِ حقیقت ہے

علاجِ دردِ پنہاں ہے نگاہِ مرحمت ان کی
غبارِ پائے اقدس سرمۂ چشمِ بصیرت ہے

وہ دیوانے لٹا دیتے ہیں اپنی جان وتن ان پر
جنھیں دنیا میں سب سے بڑھ کے آقا سے محبت ہے

نہ کر برباد ایماں منحرف ہوکر شہہِ دیں سے
جو قول وفعل ہے ان کا وہ قانونِ شریعت ہے

کہاں تو نعمتِؔ عاجز، کہاں یہ نعت کا میداں
ابھی تجھ کو تو اس فن میں ریاضت کی ضرورت ہے

ان کی خوشبو جو مدینے سے صبا لائی ہے
مہکی مہکی مری سوچوں کی یہ انگنائی ہے

ان کے چہرے کی ضیاؤں کی بدولت دیکھو
چاند کے چہرے پہ اس نور کی رعنائی ہے

مہکی مہکی ہوئی لگتی ہیں فضائیں ساری
ان کی آمد کی جو چلنے لگی پروائی ہے

آنے والے ہیں ابھی سرورِ ہر دو عالم
اس لیے عرش پر یہ انجمن آرائی ہے

اس لیے آنکھوں کا سرمہ میں بناتا ہوں اسے
خاکِ طیبہ نے مشیت سے شفا پائی ہے

جس عقیدت سے لکھی نعت ہے تو نے نعمتؔ
لوگ کہتے ہیں کہ بخشش کی سند پائی ہے

آنکھوں کے آگے گنبدِ خضرا کا نور ہے
دل میں مرے اسی لیے کیف و سرور ہے

سینے میں جس کے حسنِ عقیدت کا نور ہے
حاصل اسی کو ذکرِ نبی کا شعور ہے

آقا تمہاری یاد مری حرزِ جاں ہے جب
میں تم سے دور ہوں نہ مدینہ ہی دور ہے

آمد یہ کس کی آج کہ دلہن بنی زمیں
چھایا ہوا فضاؤں پہ ہر سمت نور ہے

نعمتؔ جہاں پہ بٹتی ہیں جنت کی پرچیاں
وہ بارگاہِ صاحبِ یوم النشور ہے

نظر کے سامنے میرے مدینہ روز و شب ہوگا
مگر اے جذبِ دل جب مہرباں میرا وہ رب ہوگا

اسی میں عافیت ہے لو لگا لے ان کی رحمت سے
وہاں سنتا ہوں تن گویا مگر خاموش لب ہوگا

تمنائے دلِ مضطر ہے دیکھوں گنبدِ خضرا
اشارہ آپ کا لیکن مرے سرکار کب ہوگا

خطائیں بخشی جائیں گی غلامانِ محمد کی
جہنم ہے اسی کے واسطے جو بے ادب ہوگا

برستی ہوں گی آنکھیں ان کے روضے کے قریں ہوکر
جھکائے سر وہاں ہر شخص پابندِ ادب ہوگا

زباں خاموش ہوگی اور آنکھیں اشک آلودہ
دعائے دردِ دل نعمتؔ کا اس کے زیرِ لب ہوگا

فقر و فاقہ ہی میں ہوتا تھا گزارا تیرا
دونوں عالم پہ رہا پھر بھی اجارہ تیرا

گو زمانے نے جھکانے کی بڑی کوشش کی
"مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا"

جس کی تعمیل میں سورج بھی پلٹ آتا ہے
کتنی تاثیر کا حامل ہے اشارہ تیرا

تجھ کو جنت میں بھی ڈھونڈیں گی نگاہیں میری
اے مدینہ بڑا دلکش ہے نظارا تیرا

کب سے امید لیے بیٹھا ہے نعمتؔ رضوی
جانے کب ہوتا ہے آنے کا اشارہ تیرا

مدینے میں جانے کو جی چاہتا ہے
وہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے

پہنچتا ہوں جب بھی تصور میں طیبہ
تو واپس نہ آنے کو جی چاہتا ہے

چراغ ان کی یادوں کا دل کے مکاں میں
ہمیشہ جلانے کو جی چاہتا ہے

مقدر کو اپنے جگانے کی خاطر
انھیں گھر بلانے کو جی چاہتا ہے

کہ ہو جس میں ذکرِ شہہِ ہر دو عالم
وہ محفل سجانے کو جی چاہتا ہے

جہاں سے نہ لوٹا کوئی خالی نعمتؔ
اسی در پہ جانے کو جی چاہتا ہے

جس میں عشقِ حضور ہوتا ہے
وہ بڑا باشعور ہوتا ہے

پی کے دیکھو شرابِ عشقِ نبی
کتنا اچھا سرور ہوتا ہے

نام آتے ہی ان کا ہونٹوں پر
غم زمانے کا دور ہوتا ہے

جس کے دل میں نبی کی الفت ہے
اس کے چہرے پہ نور ہوتا ہے

یہ مدینہ ہے جنتِ ارضی
جس کا ہر ذرّہ طور ہوتا ہے

ان کے روضے سے دور رہنے پر
دل کو صدمہ ضرور ہوتا ہے

نعت لکھتا ہوں جس گھڑی نعمتؔ
دل کو میرے سرور ہوتا ہے

مجھ کو دنیا نہ لعل و گہر چاہیے
یا نبی آپ کا سنگِ در چاہیے

ان کے دیدار کا پھر ملے گا شرف
یاد میں ان کی بس چشمِ تر چاہیے

میں تو زادِ سفر لے کے تیار ہوں
طیبہ جانے کا اذنِ سفر چاہیے

خوبصورت ہے ویسے تو نیپال بھی
مجھ کو طیبہ کا شام و سحر چاہیے

دل سمجھنے لگے عظمتِ مصطفیٰ
اپنا ایمان بھی معتبر چاہیے

ان کی مدحت سرائی کی پرواز میں
فکرِ نعمتؔ کو وہ بال و پر چاہیے

شام روشن ہے ہر سحر روشن
ہے مدینے کی رہگزر روشن

نام ان کا زباں پہ آتے ہی
ہوگیا میرے دل کا گھر روشن

ان کی یادوں کا دیپ جلتے ہی
ہوگئے سارے بام و در روشن

گھر سے نکلا ہوں جانبِ طیبہ
راہ روشن ہے اور سفر روشن

ذرے ذرے میں آئی تابانی
جس طرف اٹھ گئی نظر روشن

ان کے جلووں سے آج بھی نعمتؔ
شمس میں روشنی قمر روشن

گلاب و مشک و عنبر سے زباں کو اپنی دھونا ہے
کہ لفظوں کی حسیں کلیوں کو نعتوں میں پرونا ہے

جب ان کا نام لے کر ہاتھ میں پتوار لیتا ہوں
مجھے معلوم ہے جو کچھ پھر اس کے بعد ہونا ہے

پڑو بیمار تم عشقِ صنم میں ہم کو کیا لینا
ہمیں تو اپنے آقا کا مریضِ عشق ہونا ہے

جسے یہ دنیا والے آسماں کا چاند کہتے ہیں
مرے آقا کے بچپن کا وہ نورانی کھلونا ہے

شبِ ہجرت علی شیرِ خدا کو میٹھی نیند آئی
ملا سونے کو سرکارِ دو عالم کا بچھونا ہے

اگر ہے سرخروئی کی تمنا حشر میں نعمتؔ
تو پھر نعتوں کے لفظوں کو سلیقے سے پرونا ہے

زلزلے ایوانِ کفر و شرک میں آنے لگے
جب حجاب آقا رخِ زیبا سے سرکانے لگے

آمدِ شاہِ امم کی برکتیں تو دیکھئے
جتنے بت کعبہ میں تھے وہ ڈر سے تھرّانے لگے

جب بھی دل میں آپ کی یادوں نے لیں انگڑائیاں
جلوۂ زیبا نظر میں نور برسانے لگے

نقشِ پائے حضرتِ حسّان کا صدقہ ہے یہ
میرے لب پر نعت کے اشعار ہیں آنے لگے

آپ کی توصیف میں چلنے لگا اپنا قلم
مرحبا اک نعت گو نعمتؔ بھی کہلانے لگے

فرمانِ حق تعالیٰ پہ چل کر دکھایئے
دنیا کی فکر چھوڑیئے عقبیٰ سجایئے

بیماریوں سے آپ کو مل جائے گی نجات
طیبہ کی خاکِ پاک کو سرمہ بنایئے

گزرے گی زندگانی بڑے ہی سکون سے
قولِ نبی کو قلب میں اپنے بسایئے

دینا دعا عدو کو بھی سنت نبی کی ہے
دنیا میں دل کسی کا نہ ہرگز دکھایئے

سب سننے والے وجد میں آجائیں گے ضرور
محفل میں آ کے نعتِ نبی گنگنایئے

نعمتؔ میں پیش کرتا ہوں نعتِ رسولِ پاک
سنئے بصد خلوص اور نعرہ لگایئے

روشن ہے کتنا چہرۂ زیبا حضور کا
شمس و قمر میں دیکھئے جلوہ حضور کا

یوسف پہ صرف ایک زلیخا فدا ہوئی
سارا زمانہ ہوگیا شیدا حضور کا

فرشِ زمیں پہ صرف نہیں ذکرِ شاہِ دیں
عرشِ بریں پہ ہوتا ہے چرچا حضور کا

طیبہ میں جاکے دیکھئے دل کی نگاہ سے
جنت سے بڑھ کے لگتا ہے روضہ حضور کا

حضرت اویس قرنی مسرت سے جھوم اٹھے
حضرت عمر نے جب دیا تحفہ حضور کا

نعمتؔ زمانہ اس طرح شیدائی بن گیا
آیا نظر جسے بھی وہ چہرہ حضور کا

نبی کی شان کو حور و ملک محسوس کرتے ہیں
زمیں والے بھی سب زیرِ فلک محسوس کرتے ہیں

دکھائی آپ نے راہِ ہدایت ساری دنیا کو
اسے ہم آپ کی سیدھی سڑک محسوس کرتے ہیں

سلاطینِ جہاں بھی آستانے پر کھڑے ہوکر
غلامانِ محمد کی چہک محسوس کرتے ہیں

مدینے کی فضاؤں میں گزر ہوتا ہے جب اپنا
ہم ان کے جسمِ اطہر کی مہک محسوس کرتے ہیں

نظامِ نو جو بخشا میرے آقا نے زمانے کو
اسی کی اہمیت سب آج تک محسوس کرتے ہیں

حبیبِ کبریا کی ذاتِ اقدس کی بلندی کو
زمیں والے اسے بھی عرش تک محسوس کرتے ہیں

ضیا پاشی جو نعمتؔ ہو رہی ہے ان کے چہرے سے
اسی کی ہم ستاروں میں چمک محسوس کرتے ہیں

فرشتے روضے پہ جو صبح و شام آتے ہیں
وہ پیش کرنے درود و سلام آتے ہیں

جہاں پہ کر نہیں سکتا ہے کوئی داد رسی
وہاں فقط مرے سرکار کام آتے ہیں

جو سر کٹاتے ہیں آقا کی راہِ حرمت میں
اُنھیں کے واسطے کوثر کے جام آتے ہیں

مرے نبی کے سبھی معتبر غلاموں میں
ہے یہ بھی سچ سبھی شاہوں کے نام آتے ہیں

قطارِ قدسیاں صف بستہ انتظار میں ہے
خدا سے ملنے کو خیرالانام آتے ہیں

مری زباں کی لطافت نہ پوچھئے نعمتؔ
لبوں پہ نعت کے جب جب کلام آتے ہیں

یہ جشنِ ولادت آقا کا ہم لوگ منانے آیے ہیں
ہر دل میں شمعِ عشقِ نبی ہم لوگ جلانے آیے ہیں

ہر روز نشانہ بنتے ہیں ہم ظلم و ستم کے تیروں کا
یہ درد و الم کا افسانہ آقا کو سنانے آیے ہیں

جس در سے زمانہ بھرتا ہے دامن کو مرادوں سے اپنی
ہم بگڑے مقدر کو اپنے اس در پہ بنانے آیے ہیں

اے کاش نبیٔ رحمت کو اشعار پسندِ خاطر ہوں
ہم اپنی عقیدت کے نغمے آقا کو سنانے آیے ہیں

گستاخِ نبی سے لڑنے کو تیار ہے نعمتؔ رضوی بھی
ہم اس کے ارادوں سے واقف دنیا کو کرانے آیے ہیں

قائم اسی کا رہتا ہے معیار دیر تک
کرتا ہے جو رسول کے اذکار دیر تک

حبِ نبی میں جو رہا سرشار دیر تک
اس کو نہ رکھ سکا کوئی آزار دیر تک

کرتا ہوں میں درود کی گردان اس لیے
ہوجائے مجھ کو آقا کا دیدار دیر تک

ذکرِ رسول چھیڑ کے دیکھے کوئی ذرا
ہوتی رہے گی بارشِ انوار دیر تک

جاکر درِ رسول پہ خواب و خیال میں
تکتا رہوں گا گنبد و مینار دیر تک

میں فکرِ نعت گوئی میں تھا جس گھڑی مگن
سوچوں میں میری ٹھہرے تھے سرکار دیر تک

نعمتؔ نبی کی نعت ہے ضامن نجات کی
لکھتا ہوں ان کی شان میں اشعار دیر تک

میری نظروں سے ابھی شہرِ مدینہ دور ہے
پاس ہے جیسے انگوٹھی اور نگینہ دور ہے

دیکھ لیتے ہیں تصور کی نظر سے بارہا
ایسے دیوانوں سے کب شہرِ مدینہ دور ہے

آپ کی چشمِ عنایت کا مجھے ہے انتظار
ہوں بھنور میں اور ساحل سے سفینہ دور ہے

اے خدا مجھ کو پرِ پرواز مل جایے اگر
مفلسی یہ کہہ نہ پایے گی کہ زینہ دور ہے

میں تصور میں چلا جاتا ہوں اکثر اس جگہ
تم نہ یہ سمجھو کبھی مجھ سے مدینہ دور ہے

بخششوں سے ہوگا وہ محروم نعمتؔ حشر میں
جس کسی سے میرے آقا کا قرینہ دور ہے

زمیں زماں ہی نہیں آسمان روشن ہے
انھیں کے نور سے سارا جہان روشن ہے

مٹایا آپ نے تشکیک کے اندھیروں کو
یقیں کے نور سے میرا گمان روشن ہے

ہے ان کی یاد جو منقوش میرے سینے میں
اسی کے فیض سے دل کا مکان روشن ہے

اب آمنہ کے یہاں کس کی آمد آمد ہے
کہ بام و در ہی نہیں ہر مکان روشن ہے

انھیں کی یاد سے روشن ہے زندگی میری
انھیں کے ذکر سے ہر این و آن روشن ہے

اندھیروں میں بھی ہمیں راستہ دکھائیں گے
جو ان کے قدموں کا ہر اک نشان روشن ہے

ہر ایک لفظِ سخن میں ہمارے اے نعمتؔ
انھیں کا ذکر منوّر بیان روشن ہے

وابستہ رہا جو بھی سرکار کی سنت سے
گھر اس کا مہک اٹھا فردوس کی نکہت سے

انگلی جو اٹھاتا ہے ناموسِ رسالت پر
دوچار وہ ہوتا ہے ہر قسم کی ذلت سے

دوزخ میں ٹھکانہ ہے اس شخص کا ہر صورت
انکار جو کرتا ہے سرکار کی سنت سے

انکار جو کرتا ہے معراجِ محمد کا
محروم وہ ہوتا ہے اللہ کی رحمت سے

گھر میرے نہیں آتا آسیب اندھیرے کا
روشن ہے مری دنیا سرکار کی طلعت سے

میں نعت کا شاعر ہوں لکھتا ہوں ثنا ان کی
دامن ہے بھرا اپنا سرکار کی نعمتؔ سے

زمانہ ناز کرتا ہے ابھی تک جن کی سیرت پر
فدا سارا زمانہ ہوگیا ہے ان کی عظمت پر

نظامِ زندگی میں انقلاب ایسا کیا برپا
خرد حیرت میں ہے اب تک اسی شانِ رسالت پر

کبھی مایوس وہ ہوتے نہیں ہیں زندگانی میں
بھروسہ جن کا کامل ہے نبی کی شانِ رحمت پر

غلامانِ نبی رکھتے ہیں وہ ایثار کا جذبہ
لٹا دیتے ہیں اپنی جان ناموسِ رسالت پر

بلائیں گے کسی دن اپنے نعمتؔ کو حبیبِ رب
بھروسہ ہے اسے بھی آپ کی چشمِ عنایت پر

بزمِ میلادِ نبی جو ہیں سجانے والے
وہ ہیں فردوس میں گھر اپنا بنانے والے

جب نظر شاہِ دو عالم کی پڑے گی ان پر
مٹ کے رہ جائیں گے سب ظلم کے ڈھانے والے

ان کی رحمت کی نظر مجھ پہ بھی اک دن ہوگی
مجھ کو طیبہ میں بلائیں گے بلانے والے

ہم نے سوچا ہے کہ طیبہ کو بنائیں مسکن
بعد جانے کے نہیں لوٹ کے آنے والے

اپنی قسمت پہ ہمیں ناز ہے نعمتؔ رضوی
شانِ سرکار میں ہیں نعت سنانے والے

پلائیں گے ہمیں بھی جام وہ اپنی شفاعت کا
ہمیشہ دل میں روشن ہے دیا جن کی محبت کا

عمل پیرا ہے جو دل سے طریقِ سرورِ دیں پر
اسی کا جامِ کوثر ہے وہی حقدار جنت کا

غنی ہے جس کا دل سرکارِ دو عالم کی الفت سے
گلہ شکوہ کبھی کرتا نہیں وہ اپنی غربت کا

خطائیں بخشی جائیں گی مری محشر کے میداں میں
سہارا ہے مجھے اس شافعِ محشر کی رحمت کا

ثنائے سرورِ کونین ہے اپنا وظیفہ جب
ستائش کی تمنا ہے نہ کچھ ارمان شہرت کا

سبھوں کی تشنگی سیراب ہوتی ہے یہاں آ کر
درِ سرکار پر بہتا ہوا دریا ہے رحمت کا

نگاہِ لطف ہو جایے اگر اک بار بھی ان کی
تو یہ بگڑا مقدر بھی سنور جایے گا نعمتؔ کا

کام محشر میں آنے والے ہیں
اپنی رحمت لٹانے والے ہیں

اپنے سر کو ادب سے خم کر لو
"میرے سرکار آنے والے ہیں"

ہیں جو مصروف نعت لکھنے میں
رب سے انعام پانے والے ہیں

ایک پل میں وہ عرشِ اعظم تک
جانے والے ہیں آنے والے ہیں

ہم بھی بزمِ سخنوراں میں آج
نعت اپنی سنانے والے ہیں

جاکے چوکھٹ پہ ان کی ہم نعمتؔ
اپنی قسمت جگانے والے ہیں

منجدھار کو میرے لیے پتوار بنا دے
مشکل میری آساں مرے سرکار بنا دے

پھر دشمنِ دیں سر کو اٹھانے میں لگے ہیں
اسلام کے دشمن کو تو بیکار بنا دے

میں آرزوئے دید لیے آیا ہوں در پہ
بگڑی ہوئی تقدیر کو اس بار بنا دے

میں ڈوب نہ جاؤں کہیں طوفانِ بلا میں
آفات کو میرے لیے گلزار بنا دے

نعمتؔ یہ دعا کرتا ہے اے صاحبِ لولاک
اعلیٰ ہماری نسل کا کردار بنادے

اعمال نے گو مجھ کو گنہگار بنایا
رحمت نے تری خلد کا حقدار بنایا

اے نورِ مجسم ترے اعجازِ کرم نے
صحرائے عرب کو گل و گلزار بنایا

ہاتھوں کو کیا مس جو صحابہ کے عصا سے
کیسے اسے اک پل میں چمکدار بنایا

عاصی تھے ترے دیکھئے خلاقِ جہاں نے
صدقے میں ترے صاحبِ کردار بنایا

جس نے مرے سرکار پر انگلی ہے اٹھائی
خود کو ہے اس نے نار کا حقدار بنایا

رحمت کی نظر تیری رہا کرتی ہے سب پر
نعمتؔ کو ترے فضل نے دلدار بنایا

مرا ہر لفظ مدحت کی حسیں سوغات ہو جائے
ذرا چشمِ کرم ہو تو مکمل نعت ہو جائے

اندھیروں میں بھٹک جانے کا رہتا ہے ہمیں خطرہ
تبسم آپ فرمائیں تو روشن رات ہو جائے

سجائے جب بھی دیوانہ کوئی میلاد کی محفل
تو اس میں نور و نکہت کی حسیں برسات ہو جائے

مرے بھی دن سنور جائیں گے ان نوری فضاؤں میں
مدینے میں بسر میری اگر اک رات ہو جائے

رسائی اپنی ہو جائے اگر روضے کی جالی تک
وہی لمحہ ہمارے واسطے سوغات ہو جائے

یہی ہے التجا نعمتؔ کی سرکارِ دو عالم سے
یہ میری نعت گوئی حاصلِ برکات ہو جائے

وہ قاسمِ نعم ہیں کوئی دوسرا نہیں
کس کو مرے حضور کا صدقہ ملا نہیں

کھاتے انھیں کے اور انھیں سے یہ شوخیاں
گستاخیوں پہ کیا تمھیں شرم و حیا نہیں

بوجہل و بولہب نے ستایا بہت مگر
کی مصطفیٰ نے ان کے لیے بد دعا نہیں

دہلیزِ مصطفیٰ پہ دلوں کو جھکائیے
سجدہ سوا خدا کے کسی کو روا نہیں

چہرہ نبی کا دیکھا ارادہ بدل گیا
بولے عمر حضور کوئی آپ سا نہیں

نعمتؔ جو لکھ رہا ہوں میں نعتِ حبیبِ رب
کیسے یہ کہہ دوں آقا تمہاری عطا نہیں

آپ ہیں خیر البشر، ساقئ کوثر یا نبی
ساری دنیا کے لیے رحمت کا پیکر یا نبی

آپ کو رب نے بنایا شوق سے اپنا حبیب
آپ ہی ہیں اصل میں محبوبِ داور یا نبی

آپ نے دنیا کو بخشی آگہی کی روشنی
آپ بحرِ علم کے بھی ہیں شناور یا نبی

ہر طرف پھیلا ہوا ہے آپ کے چہرے کا نور
نوری چہرہ آپ کا ہے نوری پیکر یا نبی

آپ کی توصیف میں رطب اللساں حور و ملک
اور انساں کی ثنا خوانی کا محور یا نبی

صرف نعمتؔ ہی نہیں قرآن بھی کہتا ہے یہ
حشر تک اہلِ جہاں کے آپ رہبر یا نبی

ہمیشہ نعت جو تحریر کرتے رہتے ہیں
محل وہ خلد میں تعمیر کرتے رہتے ہیں

وظیفہ پڑھ کے درودوں کا ہر گھڑی یارو
ہم اپنے قلب کی تطہیر کرتے رہتے ہیں

حروفِ نعت کے اس معتبر وسیلے سے
ہم اپنی سوچ کی تفسیر کرتے رہتے ہیں

خلوصِ دل کا وہ جذبہ نہ ہوگا نعتوں میں
وہ اپنے فن کی جو تشہیر کرتے رہتے ہیں

سجا کے محفلِ میلادِ مصطفیٰ نعمتؔ
بلند اپنی وہ تقدیر کرتے رہتے ہیں

عاشقوں کے دل کا حرفِ مدعا ہے نعتِ پاک
اور ادائے مصطفیٰ کا تذکرہ ہے نعتِ پاک

جس نے قلبِ مضطرب کو بخشا ہے کیف وسرور
گلشنِ فردوس کی ٹھنڈی ہوا ہے نعتِ پاک

سعدی و رومیؔ رضا سے حضرتِ حسّان تک
سب کا کہنا ہے کہ روحانی غذا ہے نعتِ پاک

جس میں سیرت کا ہر اک پہلو ہوا ہے عکس ریز
درحقیقت ایسا ہی اک آئینہ ہے نعتِ پاک

یوں تو سجتی ہیں سخن کی مجلسیں اکثر یہاں
ان سبھوں میں سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے نعتِ پاک

نعمتؔ رضوی کو رحمت سے نوازیں گے حضور
اپنے ہونٹوں پر سجا کر آ گیا ہے نعتِ پاک

رسولِ پاک کی لکھی جو میں نے نعت کاغذ پر
جھما جھم نور کی ہونے لگی برسات کاغذ پر

مرے بھی حال پر ان کی عنایت ہو ہی جایے گی
رقم اشکوں سے میں نے ہیں کیے جذبات کاغذ پر

مہک دیتے ہیں جس میں پھول آقا کی عنایت کے
عقیدت کا ہیں گلدستہ مرے نغمات کاغذ پر

صبا جانا مدینہ تو مرا پیغام لے جانا
عقیدت کے قلم سے ہیں لکھے حالات کاغذ پر

بنایا گنبدِ خضرا کا نقشہ میں نے جب نعمتؔ
فرشتوں کی چلی آئی حسیں بارات کاغذ پر

مبارک ہو جہاں والوں نبی تشریف لایے ہیں
زمانے کو عطا کرنے خوشی تشریف لایے ہیں

پڑھی ہے میں نے جب بھی نعتِ پاکِ سرورِ عالم
ملک سننے کو میری شاعری تشریف لایے ہیں

نہ ہوتے آپ تو تخلیقِ عالم بھی نہیں ہوتی
سنانے ان کا مژدہ سب نبی تشریف لایے ہیں

یقینا اہلِ دنیا کا مقدر جگمگائے گا
وہ دینے سب کو اعلیٰ زندگی تشریف لایے ہیں

کہا ایوب انصاری نے یہ معراج ہے میری
مرے گھر میں نبیؑ آخری تشریف لایے ہیں

کھلیں کلیاں دلِ نعمتؔ کی اس بزمِ مسرت میں
پڑھو صل علیٰ پیارے نبی تشریف لایے ہیں

یارب مجھے کرا دے زیارت حبیب کی
ہر دم رہے نگاہ میں صورت حبیب کی

جائیں گے ان کے چاہنے والے بہشت میں
ہوگی انھیں کے حق میں شفاعت حبیب کی

دیکھوں گا جا کے گنبدِ خضرا میں ایک روز
ہو جایے گی جو مجھ پہ عنایت حبیب کی

مرقد میں ہر سوال کا دے گا جواب وہ
جو دل میں لے کے جایے گا الفت حبیب کی

اس وقت بھیجا رب نے انھیں کائنات میں
جس وقت تھی جہاں کو ضرورت حبیب کی

حسنِ بیاں پہ ناز اے نعمتؔ نہ کیجیے
کردار میں اتاریے سیرت حبیب کی

ہے خدا کی رحمت کا سائباں مدینے میں
ذرّہ ذرّہ بیشک ہے ضو فشاں مدینے میں

جتنی ہے طلب اس سے بڑھ کے آقا دیتے ہیں
کھولتا ہے کوئی بھی جب زباں مدینے میں

زندگی میں اے مولا کاش وہ بھی دن آیے
تذکرہ کریں ان کا ہم بیاں مدینے میں

ہوگا جب کرم ہم پر سرورِ دو عالم کا
ہم بنائیں گے جاکر آشیاں مدینے میں

آنکھ میں جھڑی ہوگی آنسوؤں کی ہر لمحہ
ہم سناتے جائیں گے داستاں مدینے میں

مومنوں کے سینے میں وہ قیام کرتے ہیں
ظاہراً ہے آقا کا آستاں مدینے میں

میرے آقا رہتے ہیں اس لیے بھی اے نعمتؔ
یہ زمین لگتی ہے آسماں مدینے میں

شہنشاہِ دو عالم کی جو کوئی نعت پڑھتا ہے
مرادوں کے گہر سے دامنِ امید بھرتا ہے

حقیقت میں وہی ہے مستحق فردوسِ جنت کا
نبی کے دین کی خاطر جو اپنی جاں لٹاتا ہے

رخِ زیبا کا ان کے یہ بھی گویا اک کرشمہ ہے
کہ جس کی ضو سے چہرہ چاند سورج کا چمکتا ہے

بڑی حسرت بھری نظروں سے منظر دیکھتا ہوں میں
مدینہ جانے والا قافلہ جس دم گزرتا ہے

بہ فیضِ حضرتِ حسّان میری فکر کا طائر
مدینے کی فضاؤں میں سدا پرواز کرتا ہے

سکوں ملتا ہے دل کو خاکِ طیبہ کی فضاؤں میں
یہاں پر آ کے نعمتؔ جب ذرا کوئی ٹھہرتا ہے

کون چاہے گا کہ آئے شہرِ طیبہ چھوڑ کر
دل بہت پچھتایے گا جنت کا زینہ چھوڑ کر
ان کے در کی حاضری جس کو میسر ہوگئی
بس وہ چاہے گا وہیں رہ جایے دنیا چھوڑ کر
والضحیٰ چہرہ ہے ان کا اور زلفِ عنبریں
کیوں کسی جلوے کو دیکھوں ان کا جلوہ چھوڑ کر
قاسمِ نعمت بنایا ہے خدا نے آپ کو
جاؤں پھر کیوں آپ کا میں آستانہ چھوڑ کر
دل میں تھا طوفاں اٹھا اور دونوں آنکھیں اشک بار
جب میں واپس آ رہا تھا کوئے آقا چھوڑ کر
یا رسول اللہ میری رہنمائی کیجئے
ساری دنیا جا چکی ہے مجھ کو تنہا چھوڑ کر
تشنگیِ نعمتؔ کی بھی سیراب کر دیں یا نبی
جا نہیں سکتا کہیں رحمت کا دریا چھوڑ کر

ہے دل میں یادِ سرور اور میں ہوں
وہی ہیں میرے رہبر اور میں ہوں
جہاں سے سب کو ملتی ہیں مرادیں
شہہِ دیں کا ہے وہ در اور میں ہوں
سجی ہے محفلِ میلادِ سرور
ہے اک نورانی منظر اور میں ہوں
میں نعتِ پاک جب سے لکھ رہا ہوں
مرا دل ہے منور اور میں ہوں
اگر دشمن زمانہ ہے تو کیا غم
کرم ان کا ہے سر پر اور میں ہوں
مجھے حسّان کا صدقہ ملا ہے
مرا ہر شعر خوشتر اور میں ہوں
نبی کی نعت لکھتا ہوں میں نعمتؔ
وہی ہیں رحم پرور اور میں ہوں

دامن سے کبھی آقا اپنے نہ جدا کرنا
رحمت کی ردا مجھ کو سرکار عطا کرنا

میں آپ کی سیرت پر چلتا ہی رہوں ہردم
ہو دل میں مرے جذبہ لوگوں کا بھلا کرنا

میں گردشِ دوراں سے سرکار پریشاں ہوں
اس کرب کے عالم سے مجھ کو بھی رہا کرنا

ہے شوقِ زیارت تو پھر اذنِ حضوری بھی
اس بندۂ عاجز کو سرکار عطا کرنا

سرکار کی حرمت پر آنچ آنے نہیں دیں گے
عاشق کا تو شیوہ ہے جاں اپنی فدا کرنا

آقا کی محبت ہی سرمایۂ ایماں ہے
ہر حال میں مومن پر لازم ہے وفا کرنا

جانا جو کبھی نعمتؔ دربارِ رسالت میں
چپ چاپ کھڑے رہنا، شکوہ نہ گلہ کرنا

جس کو دامانِ خیر البشر مل گیا
باغِ فردوس میں اس کو گھر مل گیا

آمدِ مصطفیٰ کی ہیں یہ برکتیں
بے ہنر کو کمالِ ہنر مل گیا

ان کے روضے کی جالی نظر آگئی
آرزو کے شجر کو ثمر مل گیا

معجزہ ہوگیا درج تاریخ میں
صاف دو ٹکڑے جس دم قمر مل گیا

پڑھ کے صلِ علیٰ میں نے کی جب دعا
اس کے ہر لفظ کو بھی اثر مل گیا

نازقسمت پہ نعمتؔ وہ کیوں نہ کرے
جس کو طیبہ کا اذنِ سفر مل گیا

نامِ آقا پر دل و جاں کو لٹانا ہے ہمیں
بارشِ انوار و رحمت میں نہانا ہے ہمیں

ہم نے یہ طے کر لیا ہے طیبہ جانا ہے ہمیں
لوٹ کر اپنے وطن ہرگز نہ آنا ہے ہمیں

دیکھئے شرمندۂ تعبیر کب ہوتا ہے خواب
ان کے در کی خاک آنکھوں میں لگانا ہے ہمیں

آنے والے ہیں شہہِ ہردوجہاں عاشق کے گھر
اپنی آنکھیں ان کی راہوں میں بچھانا ہے ہمیں

اس لیے ہے نعت گوئی بھی ہمارا مشغلہ
سرورِ کونین سے پھر فیض پانا ہے ہمیں

مدحتِ سرکار ہے نعمتؔ متاعِ آخرت
اس بڑی انمول پونجی کو بچانا ہے ہمیں

رقم نعتِ سرور جو ہم کر رہے ہیں
تو وہ ہم پہ چشمِ کرم کر رہے ہیں

کہ یادوں کو ان کی دلوں میں بسا کر
مداوائے درد و الم کر رہے ہیں

تصور میں میرے ہے طیبہ کا منظر
کرم مجھ پہ شاہِ امم کر رہے ہیں

بچا لیں ہمیں ہر بلا سے شہہِ دیں
عدو ہم پہ ظلم و ستم کر رہے ہیں

غلاموں کو گلزارِ جنت اے نعمتؔ
عطا تاجدارِ حرم کر رہے ہیں

محفلِ نعت جو سجاتے ہیں
باغِ جنت میں گھر بناتے ہیں

جو بھی جاتے ہیں ان کی چوکھٹ پر
بھر کے دامن کو اپنے لاتے ہیں

ہے مسیحا جو اک مدینے میں
زخمِ دل ہم اسے دکھاتے ہیں

جو شریعت کے ہیں بڑے عامل
حکمِ شرعی وہی نبھاتے ہیں

پہلوئے مصطفیٰ میں ہیں لیٹے
بوبکر دوستی نبھاتے ہیں

نارِ دوزخ ٹھکانہ ہے ان کا
ان کی عظمت کو جو گھٹاتے ہیں

شاہِ دیں کا ہے ایسا در نعمتؔ
سب مرادیں یہیں سے پاتے ہیں

دکھا دے یا الٰہی احمدِ مختار کا چہرہ
بڑا ہی خوبصورت ہے شہہِ ابرار کا چہرہ

یقیناً میری قسمت کا ستارہ جگمگائے گا
اگر میں خواب ہی میں دیکھ لوں سرکار کا چہرہ

عمر نے پڑھ لیا کلمہ ہوئے اسلام میں داخل
نظر سے جونہی دیکھا سیدِ ابرار کا چہرہ

شفاعت کے لیے سرکار جب محشر میں آئیں گے
وہاں پر کھل اٹھے گا عاصئ بدکار کا چہرہ

رضا و حضرتِ حسّان کے صدقے میں اے نعمتؔ
بہت روشن ہے میرے نعتیہ اشعار کا چہرہ

یقینا خلد میں جانے کا وہ حقدار ہو جائے
نبیٔ دوجہاں سے جس کسی کو پیار ہو جائے

اشارہ چشمِ رحمت کا مرے سرکار جب کردیں
تو پھر منجدھار کے نرغے سے بیڑا پار ہوجائے

یقینا دونوں عالم میں وہی تو سرخرو ہوگا
عنایت آپ کی جس پر شہہِ ابرار ہو جائے

محبت ہی نہ ہو جس دل میں سرکارِ دو عالم کی
عبادت اس کی ساری عمر کی بیکار ہوجائے

کیا کرتا ہے جو گستاخیاں شانِ رسالت میں
بڑا بدبخت ہے وہ جیتے جی فی النار ہوجائے

غلاموں میں شہہِ دیں کے ہے شامل نعمتؔ رضوی
کرم کی اک نظر اس پر شہہِ ابرار ہو جائے

دل میں ہے ان کی محبت اس میں شک کوئی نہیں
مجھ کو حاصل ہے سعادت اس میں شک کوئی نہیں

ہے یقیں مجھ کو بھی بلوائیں گے آقا ایک دن
جاؤں گا کرنے زیارت اس میں شک کوئی نہیں

مرتبہ ماں کا بتایا ہے مرے سرکار نے
اس کے قدموں میں ہے جنت اس میں شک کوئی نہیں

جتنے بھی آیے جہاں میں انبیا اور مرسلیں
سب پہ ان کی ہے فضیلت اس میں شک کوئی نہیں

ہر گھڑی ہر ایک لمحہ اپنے اس محبوب کی
خود خدا کرتا ہے مدحت اس میں کوئی شک نہیں

ان کے در پہ حاضری ہوگی ہمیں نعمتؔ نصیب
مل ہی جائے گی اجازت اس میں شک کوئی نہیں

جس کے دل میں آقا کے عشق کا حوالہ ہے
اس کے نام پر جنت بن گئی قبالہ ہے

بو جہل نہ پڑھ پایا کلمۂ رسول اللہ
جہل کا پڑا اس کے منہ پہ ایک تالا ہے

یوں تو آیے دنیا میں کتنے لاکھ پیغمبر
ان میں میرے آقا کا مرتبہ نرالا ہے

ان کے نور کا صدقہ مل گیا جو سورج کو
بانٹتا وہ دنیا میں ہر طرف اجالا ہے

آخری نبی بن کر آیے وہ زمانے میں
رب کے بعد ان کا ہی جگ میں بول بالا ہے

سرورِ دو عالم کی لکھ کے نعت اے نعمتؔ
میں نے اپنی بخشش کا راستہ نکالا ہے

حبِ نبی سے دل رہے سرشار رات دن
آتے رہیں خیال میں سرکار رات دن

روح الامیں کے پر کا جو مجھ کو قلم ملے
لکھتا رہوں میں نعتیہ اشعار رات دن

لگتا ہے جیسے گنبدِ خضرا ہے سامنے
آتے نظر ہیں اس کے بھی آثار رات دن

کتنا خیال امتِ عاصی کا تھا انھیں
روتے تھے پھوٹ پھوٹ کر سرکار رات دن

اس کی سنہری یاد میرے دل پہ نقش ہے
کرتا ہوں میں مدینے کا دیدار رات دن

نعمتؔ سلام پڑھنے کی خاطر مزار پر
ہوتے ملک ہیں حاضرِ دربار رات دن

بعدِ خدا ہے ذکر میں بہتر نبی کا ذکر
کرتا ہے خود ہی خالقِ اکبر نبی کا ذکر

اس کو ملے گا جنت الفردوس میں مقام
کرتا ہے جو یہاں پہ برابر نبی کا ذکر

ہوتی وہاں ہے بارشِ انوار ہر گھڑی
ہوتا ہے جس مقام پر اکثر نبی کا ذکر

سرکارِ دو جہاں کی محبت میں ہر گھڑی
ہوتا ہے آج دوستو گھر گھر نبی کا ذکر

وہ خوش نصیب لوگ ہیں دنیا میں ہر جگہ
کرتے ہیں جو کہ رات میں رو کر نبی کا ذکر

نعمتؔ میں لکھتا رہتا ہوں نعتِ نبیٔ پاک
میری حیات کا بنا محور نبی کا ذکر

یوں مرے فکر و خیالات سے خوشبو آیے
اے مدینہ! تری ہر بات سے خوشبو آیے

یادِ سرکار سے دل میرا مہکتا ہے سدا
میرے آقا کی عنایات سے خوشبو آیے

جو گزار آیے ہیں دن شہرِ نبی میں جا کر
ان ہی گزرے ہویے لمحات سے خوشبو آیے

شہرِ طیبہ کے مناظر کا بھلا کیا کہنا
اس میں بکھرے ہویے ذرات سے خوشبو آیے

جس کے پڑھنے سے مہک اٹھتا ہے یہ دل اپنا
پورے قرآن کی آیات سے خوشبو آیے

جب رقم کرتا ہوں میں نعتِ نبی کاغذ پر
اس کے ہر لفظ کے نغمات سے خوشبو آیے

با وضو صلِ علیٰ پڑھ کے جو لکھے نعمتؔ
اس کی ہر نعت و مناجات سے خوشبو آیے

ڈوبا ہوا ہے نور میں دربارِ مصطفیٰ
جنت سے بھی حسین ہے گلزارِ مصطفیٰ

آنکھوں کا نور اور جو دل کا سرور ہے
کتنا حسیں ہے گنبد و مینارِ مصطفیٰ

ان کا غلام جایے گا باغِ بہشت کو
دوزخ میں ڈالا جائے گا غدارِ مصطفیٰ

رب نے کیا بلند ہے محبوب کا مقام
فرمانِ رب ہے جو وہی گفتارِ مصطفیٰ

پل بھر میں جا کے عرشِ بریں پر پہنچ گئے
حیرت فزا تھی کتنی وہ رفتارِ مصطفیٰ

میں اپنی خوش نصیبی پہ کرنے لگوں گا ناز
ہو جایے جو نصیب سے دیدارِ مصطفیٰ

ہوتا ہے دو جہان میں نعمتؔ وہ سرخرو
دل میں اتارتا ہے جو کردارِ مصطفیٰ

کیا غرض ہوگی بھلا اس کو بہشتی حور سے
ہے منور جس کا دل عشقِ نبی کے نور سے

اس کو سن لیتے ہیں آقا بن کہے بھی برملا
جو صدائے دل نکلتی ہے دلِ مہجور سے

جلد ہی بلوایئے سرکار مجھ کو روضے پر
کب تلک دیتا رہوں یوں ہی صدائیں دور سے

کر رہا ہوں تذکرہ میں اس سراپا ناز کا
"ذرہ ذرہ خاک کا چمکا ہے جس کے نور سے"

حضرتِ تاج الشریعہ کے دیارِ پاک میں
آیا نعمتؔ نعت پڑھنے کو مظفر پور سے

نعتیہ شعروں کا تحفہ ہے ہمارے ہاتھ میں
حضرتِ حسّاں کا صدقہ ہے ہمارے ہاتھ میں

خوف میدانِ قیامت میں ہمیں ہو کس لیے
شافعِ محشر کا جھنڈا ہے ہمارے ہاتھ میں

ہم شہنشاہِ مدینہ کے ثنا خوانوں میں ہیں
نعت لکھنے والا خامہ ہے ہمارے ہاتھ میں

ہم اسے نظریں جمائے دیکھتے ہیں روز و شب
گنبدِ خضرا کا نقشہ ہے ہمارے ہاتھ میں

آج نعمتؔ ہم پڑھیں گے بزم میں نعتِ نبی
خوش نصیبی سے یہ موقع ہے ہمارے ہاتھ میں

کوئی آیا ہی نہیں شاہِ ھدیٰ سے پہلے
قربِ خالق میں تھے وہ ارض و سما سے پہلے

عشق کی آنکھ سے پڑھیے تو مزہ آئے گا
نعت اردو میں بہت کم تھی رضاؔ سے پہلے

سب پہ قانونِ شریعت پہ عمل ہے لازم
پوچھیے اپنے کسی راہ نما سے پہلے

رب کے دربار میں مقبول یقینا ہو گی
دیکھیے صلِ علیٰ پڑھ کے دعا سے پہلے

اے خدا کر دے یہ نعمتؔ کی تمنا پوری
دیکھ لے شہرِ نبی اپنی قضا سے پہلے

سنتِ سرکارِ طیبہ کی حفاظت کیجئے
سب سے زیادہ شاہِ بطحا سے محبت کیجئے

ہوں گے راضی آپ سے اللہ اور اس کے رسول
ہر گھڑی اسلام و سنت کی اشاعت کیجئے

حضرتِ حسّان کو چادر عطا کی آپ نے
کچھ نہ کچھ آقا ہمیں بھی تو عنایت کیجئے

اذھبوا آدم سے عیسیٰ تک سبھوں نے کہہ دیا
ہم غلاموں کی شہِ محشر شفاعت کیجئے

محفلِ ذکرِ ولادت میں ادب سے بیٹھ کر
نعتِ پاکِ مصطفیٰ دل سے سماعت کیجئے

بس مکینِ گنبدِ خضرا کا ہو دل میں خیال
جب بھی بزمِ مصطفیٰ میں آپ شرکت کیجئے

یہ مرے آقا نے فرمایا ہے نعمتؔ روز و شب
خوب قرآنِ مقدس کی تلاوت کیجئے

سرکار کے گھر جیسا کوئی گھر نہ ملے گا
طیبہ کی طرح کوئی بھی منظر نہ ملے گا

محبوبِ خدا شاہِ دوعالم کے علاوہ
امت کا کوئی حامی و رہبر نہ ملے گا

ہے کتنا حسیں چہرۂ سرکارِ مدینہ
اب ان کی طرح حسن کا پیکر نہ ملے گا

سرکار نے جنت کی جسے دی ہے بشارت
اس جیسا مقدر کا سکندر نہ ملے گا

گو کوئی کمی ہے نہ ثنا خوانوں میں نعمتؔ
پر مثلِ رضاؔ کوئی سخنور نہ ملے گا

نبی کی نعت روحانی غذا ہے
سکوں دل کا مجھے اس سے ملا ہے

نبی میرا حبیبِ کبریا ہے
نبی جیسا نہ کوئی دوسرا ہے

اشارہ پا کے سورج آسماں پر
پلٹ کر پھر دوبارہ آ گیا ہے

اشارہ پا کے شاہِ بحر و بر کا
دو ٹکڑے چاند فوراً ہو گیا ہے

کہ ان کے چہرۂ انور سے نعمتؔ
اجالوں کا یہ جاری سلسلہ ہے

سب خسروی عبث ہے یہ تاجِ شہی غلط
غم ان کا دل میں گر نہیں ہر اک خوشی غلط

زاہد متاعِ زہد پہ بیکار ہے غرور
بے حبِ مصطفیٰ ہے تری بندگی غلط

عشقِ نبی نہیں ہے تو ایمان بھی کہاں
گر یہ نہیں تو آپ کی توحید بھی غلط

دل میں اگر ہے عشق تو لب پر بھی ہو درود
اس کے بغیر جذبۂ وارفتگی غلط

شامل نہیں ہے جس میں عقیدت کی روشنی
وہ شعر ہی فضول ہے وہ شاعری غلط

ہے حبِ اہلبیت ہی سرمایۂ حیات
نعمتؔ منافقین سے ہے دوستی غلط

یہی کہتا ہے دیوانہ ربیع النور آیا ہے
ہے ظاہر نور کا جلوہ ربیع النور آیا ہے

اسی ماہِ مبارک میں مرے سرکار آیے ہیں
سجاؤ، گھر، گلی، کوچہ ربیع النور آیا ہے

ولادت اس مہینے میں ہوئی شاہِ دو عالم کی
مثالِ نوری اک تحفہ ربیع النور آیا ہے

معطر خوشبوؤں سے ہوگئیں ساری فضائیں بھی
ہر اک سنی کا گھر مہکا ربیع النور آیا ہے

اگر سرکار کی الفت کا دعویٰ ہے تو پھر فوراً
اٹھا لو ہاتھ میں جھنڈا ربیع النور آیا ہے

مناتے ہیں اسے نعمتؔ سبھی جوشِ عقیدت سے
ہر اک جانب ہے یہ شہرہ ربیع النور آیا ہے

ظلم سے، نہ جور سے، نہ خنجر و تلوار سے
دین پھیلا ہے نبی کی عظمتِ کردار سے

ایک لمحے میں جو طے کرتے ہیں صدیوں کا سفر
ان کو نسبت کچھ نہیں ہے وقت کی رفتار سے

با وضو ہوکر ہمیشہ نعت کہنے کا ہنر
میں نے سیکھا ہے رضاؔ کے نعتیہ اشعار سے

الفتِ شاہِ ھدیٰ کا ذائقہ ہوتا ہے کیا
پوچھ لو جاکر کسی بھی عاشقِ دلدار سے

لذتِ حبِ نبی سے جس کا دل ہے آشنا
باز آسکتا نہیں وہ عشق کے اظہار سے

اے خدائے پاک نعمتؔ کی ہے اتنی آرزو
حشر تک نسبت نہ ٹوٹے احمدِ مختار سے

انمول تحفہ آپ کے در پر ملا مجھے
مانگا تھا جتنا اس سے بھی بڑھ کر ملا مجھے

توصیف جس کی کرتا ہے خود خالقِ جہاں
ایسا پیمبروں میں پیمبر ملا مجھے

آنے کو یوں تو آیے بہت انبیا مگر
کوئی نہ مصطفیٰ کے برابر ملا مجھے

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"
کہتا یہی ہر ایک سخنور ملا مجھے

دل کے مکاں کو روشنی دینے کے واسطے
شکلِ نبی میں ماہِ منور ملا مجھے

میں کیا بتاؤں آپ کو کتنا سرور و کیف
نعتِ رسولِ پاک کو پڑھ کر ملا مجھے

میری خوشی کی انتہا نعمتؔ نہ پوچھئے
نظروں کے آگے روضۂ انور ملا مجھے

جمال وحسن کا مظہر مرے سرکار کی چوکھٹ
بلا شک پر کشش منظر مرے سرکار کی چوکھٹ

اسی کے نور سے شمس وقمر بھی جگمگاتے ہیں
ہے رنگ ونور کا محور مرے سرکار کی چوکھٹ

وہاں کی دلکشی ہر ایک کے دل کو لبھاتی ہے
ہے باغِ خلد سے بہتر مرے سرکار کی چوکھٹ

سبھی زائر وہاں جاکر مرادیں دل کی پاتے ہیں
کرم کا ہے حسیں دفتر مرے سرکار کی چوکھٹ

یقینا ہوگی اس کی مغفرت میدانِ محشر میں
ہے بخشش کا بڑا محور مرے سرکار کی چوکھٹ

نہ کیوں اس ہاتھ کا بوسہ عقیدت سے میں لوں نعمتؔ
جو آجائے کبھی چھو کر مرے سرکار کی چوکھٹ

طیبہ میں ہر گدا یہی کہتا ہوا ملا
چوکھٹ پہ ان کی دیکھئے دامن بھرا ملا

خلدِ بریں کا سمجھو اسے راستہ ملا
رستے میں جب حضور کا وہ نقشِ پا ملا

پہنچے مرے حضور تو بے حد تپاک سے
عرشِ بریں پہ مالکِ ارض و سما ملا

ہر برگ وگل میں خلد کے دیکھا جو غور سے
آدم کو ان کا نام چمکتا ہوا ملا

میرے نبی کی شانِ سخاوت نہ پوچھئے
لب کھولنے سے پہلے ہی کاسہ بھرا ملا

لطف ایسا مل سکا نہ کسی اور صنف میں
نعمتؔ جو نعت گوئی میں وہ ذائقہ ملا

ذکرِ پاکِ مصطفیٰ سے جاگ اٹھی تقدیر آج
ہونے والا خواب ہے شرمندۂ تعبیر آج

چل رہے ہیں نقش پائے مصطفیٰ پر جو سدا
خلد میں ان کے لئے ہو اک محل تعمیر آج

نعت کہنے کا شرف جس کو بھی حاصل ہوگیا
قلبِ مومن کو کیے لیتے ہیں وہ تسخیر آج

پاسداری وہ شریعت کی کریں گے کیا بھلا
جن کی گردن میں پڑی ہے جہل کی زنجیر آج

یہ یقینا صدقۂ حسّان ہے نعمتؔ میاں
ہورہی ہے چاروں جانب جو تری توقیر آج

غمِ حیات کا ہر لمحہ دور دور ہے آج
ہمارے دل میں بسا جلوۂ حضور ہے آج

مری بھی نعت پر آقا کرم جو فرما دیں
تو ہو ہی جانا مکمل اسے ضرور ہے آج

یہ خوش نصیبی ہے میری کہ زندگانی میں
نگاہ گنبدِ خضرا سے نور نور ہے آج

ہے عشقِ سرورِ کونین کا اثر یہ بھی
کہ میرے دل کو بھی حاصل بہت سرور ہے آج

فضا مہکنے لگی آمنہ کے آنگن میں
کہ ہونے والا نبی کا مرے ظہور ہے آج

ملی اسے یہ سعادت طفیلِ عشقِ رسول
کہ صنفِ نعت پہ حاصل جسے عبور ہے آج

نبی کے چہرۂ روشن کا فیض ہے نعمتؔ
تمہارا دل جو بنا جلوہ گاہِ طور ہے آج

اک نظر جو دیکھ لیں روضہ مرے سرکار کا
فیض ملتا ہے انھیں ہی سیدِ ابرار کا

خواب میں دیکھا ہے جس نے رخِ شہہِ ابرار کا
قلب رشکِ طور ہے اس عاشقِ دلدار کا

جس کی تابانی سے روشن ہیں مہ و اختر سبھی
کیوں نہ پروانہ بنوں ان کے حسیں رخسار کا

تھا ارادہ قتل کا کلمہ عمر نے پڑھ لیا
چہرۂ اقدس جو دیکھا احمدِ مختار کا

لگتا ہے سرکار کے روضے پہ ہوگی حاضری
ہوگیا روشن مقدر طالبِ دیدار کا

نعت گوئی کر رہا ہوں اس لیے نعمتؔ کہ میں
آگیا مجھ کو سلیقہ سوچ کے اظہار کا

دولت کی جستجو ہے نہ لعل و گہر کی ہے
دل کو تلاش روضۂ خیر البشر کی ہے

پڑھتے رہو درود نبیٔ کریم پر
کنجی یہ ہر محاذ پہ فتح و ظفر کی ہے

مانگے بغیر بھرتے ہیں سب جھولیاں یہاں
یہ شان تو فقط میرے آقا کے در کی ہے

یہ رونقِ بہار، یہ گلزارِ رنگ و بو
"لولاک والے صاحبی سب تیرے در کی ہے"

سبطِ رسول نرغۂ اعدا میں ہیں گھرے
یورش چہار سمت سے تیر و تبر کی ہے

نعمتؔ پساروں کیوں میں کہیں دامنِ طلب
مجھ کو تو آس آقا کے فیضِ نظر کی ہے

سورج کا نور نور ہے شمس الضحیٰ کے بعد
ہے چاند کا وجود بھی بدرالدجیٰ کے بعد

دو گز زمین دے دے دیارِ حبیب میں
پھر کچھ نہ دے خدایا مجھے اس عطا کے بعد

سر پر انھیں کے ختمِ نبوت کا تاج ہے
"اب آیے گا نبی نہ کوئی مصطفیٰ کے بعد"

حاتم ہو یا کہ ہو وہ سخی کوئی بھی جناب
ہے نام سب کا آپ کے جود و سخا کے بعد

کم ظرف ہے وہ خود سا بشر کہتا ہے انھیں
سب سے بلند رتبہ ہے جن کا خدا کے بعد

کل کائنات صدقہ ہے میرے رسول کا
سب نے وجود پایا شہِ انبیا کے بعد

امید دل میں رکھتا ہے نعمتؔ ہمیشہ یہ
دیدار ہوگا آپ کا اس کو قضا کے بعد

مداح بن گیا جو شہہِ دیں پناہ کا
روشن ہوا ہے زاویہ اس کی نگاہ کا

ڈوبے ہوئے ہیں کیف میں عشاقِ مصطفیٰ
نکلا ہے چاند ان کی ولادت کے ماہ کا

اک آپ کے سوا تو کوئی آسرا نہیں
کس کو سناؤں حال میں حالِ تباہ کا

میں نے پڑھی جو نعت سرِ بزم ایک روز
نعرہ بلند سب نے کیا واہ واہ کا

یارب کرم یہ نعمتؔ رضوی پہ ہو کبھی
اس کو سفر نصیب ہو طیبہ کی راہ کا

نظر اٹھا کر جدھر بھی دیکھو زمیں گلابی زمن گلابی
جہاں میں کس نے قدم ہے رکھا کہ بن گیا ہر چمن گلابی

مرے نبی کی تمام باتیں گلوں کی صورت مہک رہی ہیں
وہ بن کے آیے سحابِ رحمت ملا ہے ان کو دہن گلابی

وہی تو دل میں چمک رہے ہیں وہی تو آنکھوں میں بس رہے ہیں
یہی سبب ہے کہ جھڑ رہے ہیں مرے دہن سے سخن گلابی

خیالِ طیبہ میں بیٹھ کر ہم لہو کے آنسو بہائیں کب تک
ہماری قسمت میں بھی تو چمکے بصیرتوں کی کرن گلابی

جو ان کی صحبت میں آ کے بیٹھا' نگاہِ حق میں وہ پاک ٹھہرا
انھوں نے جس پر نگاہ ڈالی وہ ہوگیا دفعتاً گلابی

رہِ وفا میں متاعِ ہستی لٹانے والے کی شان دیکھو
''شہیدِ الفت کا پوچھنا کیا لحد ہے روشن کفن گلابی''

ضرور دل میں بسی ہوئی ہے کسی کے مہر و وفا کی خوشبو
جبھی تو نعمتؔ نظر ہے آتا تمہارا رنگِ سخن گلابی

خاکِ دربارِ شہہِ دیں جو اٹھا لے جایے گا
ہر بلائے دہر سے خود کو بچا لے جایے گا
ساتھ اپنے جو ثنائے مصطفیٰ لے جایے گا
یہ ہنر محشر میں اس کو بخشوا لے جایے گا
بے کھٹک دے گا سوالِ اولیں کا وہ جواب
تحفۂ معراج جو پیشِ خدا لے جایے گا
ہوگی اس کی مغفرت کامل یقیں ہے یہ مجھے
ساتھ اپنے جو بھی نعتِ مصطفیٰ لے جایے گا
آپ نے دکھلائی دنیا کو صراطِ مستقیم
خلد تک سب کو یہی اک راستہ لے جایے گا
ہونٹ کے محراب پر رکھ لے درودوں کے چراغ
ساتھ اپنے نور کا تو قافلہ لے جایے گا
اس کو بخشے گا خدا میدانِ محشر میں ضرور
جو بھی عشقِ مصطفیٰ کا واسطہ لے جایے گا
پھول برسائیں گے نعمتؔ تجھ پہ بھی حور و ملک
نعت گوئی کا اگر تو سلسلہ لے جایے گا

سنایا دردِ دل اپنا اسی غم خوار کو میں نے
امیر اپنا کیا جس قافلہ سالار کو میں نے
اٹھایا اپنے خامہ کو ہمیشہ باوضو ہوکر
رقم جب بھی کیا ہے نعتیہ اشعار کو میں نے
یہ وہ سرمایہ ہے جو روزِ محشر کام آیے گا
سجا کر دل میں رکھا ہے نبی کے پیار کو میں نے
بلائیں خود بخود ٹلنے لگیں سر سے مرے اس دم
نظر میں جب بسایا نبیوں کے سردار کو میں نے
مری قسمت کا تارہ اوج پر ہوگا اسی لمحہ
کبھی آنکھوں سے گر دیکھا حرا کے غار کو میں نے
مری آنکھیں بصیرت کی کرن سے جگمگائیں گی
کبھی ان آنکھوں سے دیکھا اگر سرکار کو میں نے
یقیناً میری بھی ہوگی شفاعت حشر میں نعمتؔ
"وکیل اپنا کیا ہے احمدِ مختار کو میں نے"

لے کے آیا طیبہ سے خیرات سب سے مختلف
اس لیے کرتا ہے وہ ہر بات سب سے مختلف

مصطفیٰ کے آتے ہی یثرب مدینہ ہوگیا
ہو رہی ہے نور کی برسات سب سے مختلف

حضرتِ آدم سے عیسیٰ تک سبھی ہیں محترم
ہاں مگر خیر الوریٰ کی بات سب سے مختلف

چین سے خواجہ کے ہندستان میں کٹتی ہے رات
ہو جو طیبہ میں بسر وہ رات سب سے مختلف

مجھ کو بھی اے رب عطا کر دے وہ توفیق وشعور
طیبہ میں لکھوں پہنچ کر نعت سب سے مختلف

حضرتِ حسّان کو اک نعت پڑھنے کے سبب
آپ کے ہاتھوں ملی سوغات سب سے مختلف

آج بھی شعر و سخن کی انجمن میں دیکھئے
نعت گویوں کے ہیں انعامات سب سے مختلف

شہر تو دنیا میں ہیں یوں خوبصورت اور بھی
”تیری گلیوں کی مدینہ بات سب سے مختلف“

دین و دنیا کے تعلق سے سنو نعمتؔ میاں
میرے آقا کے ہیں ارشادات سب سے مختلف

☆☆☆

گزرے حیات مدحتِ خیرالبشر کے ساتھ
یارب مری دعا کو ملا دے اثر کے ساتھ

بلوائیں گے حضور جو دربار میں کبھی
پتھر وہاں کے چوموں گا دیوار و در کے ساتھ

نعتِ نبی جو لکھنے کی خواہش ہے آپ کی
رکھئے درست فکر بھی حسنِ نظر کے ساتھ

خوفِ خدا خیالِ نبی جس کے پاس ہے
رشتہ کبھی نہ رکھے گا اہلِ سقر کے ساتھ

نعمتؔ پہ اپنی چشمِ کرم کیجئے حضور
دنیا سے ہو سفر تو ہو زادِ سفر کے ساتھ

زمیں سے پہلے، فلک سے پہلے، ستارے شمس و قمر سے پہلے
جہاں میں آیے ہمارے آقا تمام جن و بشر سے پہلے

جو لے کے کاغذ قلم کو سوچا کہ وصف لکھوں کدھر سے پہلے
ہر ایک وصفِ جمیل بولا ادھر سے پہلے ادھر سے پہلے

ہو فضلِ مولا سے کیوں نہ شاداں اور اپنی قسمت پہ کیوں نہ نازاں
جو سیکھ لیتا ہے نعت کہنا ہر ایک علم و ہنر سے پہلے

خدائے برتر نے سب سے پہلے بنایا جس کو ہے ذاتِ احمد
جہاں میں کچھ نہ ہوا تھا پیدا وجودِ خیر البشر سے پہلے

سنوار دی تو نے اس کی قسمت جو لکھ رہا ہے یہ نعت نعمتؔ
''نظر میں یہ روشنی کہاں تھی تمہارے فیضِ نظر سے پہلے''

میرا دار الشفا ہے طیبہ میں
ہر طرح کی دوا ہے طیبہ میں

موسمِ خوش نما ہے طیبہ میں
رنگِ الفت بھرا ہے طیبہ میں

جو بھی آکے رہا ہے طیبہ میں
اس کو سب کچھ ملا ہے طیبہ میں

جس میں خلدِ بریں نظر آئے
ایسا اک آئینہ ہے طیبہ میں

پڑھ کے دیوانہ نعت آقا کی
رات دن جھومتا ہے طیبہ میں

جس سے مہکی ہوئی یہ دنیا ہے
پھول وہ خوش نما ہے طیبہ میں

جو بھی لینا ہے چلئے لے آئیں
در سخی کا کھلا ہے طیبہ میں

روح بھی جس سے جھوم اُٹھتی ہے
ایسی ٹھنڈی ہوا ہے طیبہ میں

آکے سب کہتے ہیں یہی نعمتؔ
جو بھی مانگا ملا ہے طیبہ میں

☆☆☆

کتنی پرنور وہ گھڑی ہوگی
جب مدینے میں حاضری ہوگی

ان کے روضے سے جب میں آؤں گا
خالی جھولی مری بھری ہوگی

خارِ طیبہ کا جب جواب نہیں
پھولوں پہ کتنی نازکی ہوگی

عشقِ آقا میں جو فنا ہوگا
اس کے چہرے پہ تازگی ہوگی

میں کروں جو ادا مدینے میں
کتنی اچھی وہ بندگی ہوگی

دن جو گزریں گے میرے طیبہ میں
زندگی پھر وہ زندگی ہوگی

نعتِ آقا جو لکھ نہیں پایے
اس سے کیا خاک شاعری ہوگی

جب قدم اپنا ڈال دیں آقا
گھر میں ہر سمت روشنی ہوگی

دیدِ طیبہ میں دیر اے نعمتؔ
اس میں تیری ہی بہتری ہوگی

☆☆☆

شانِ خدا کا مظہر تشریف لا رہے ہیں
لے کے وہ دینِ اطہر تشریف لا رہے ہیں

نورِ خدا وہی ہیں، شانِ خدا وہی ہیں
کرنے جہاں منور تشریف لا رہے ہیں

ظلم وستم کے بادل چھٹ جائیں گے جہاں سے
محبوب کے وہ دلبر تشریف لا رہے ہیں

محشر میں عاصیوں کی کرنے کو وہ شفاعت
جود و سخا کے پیکر تشریف لا رہے ہیں

اہلِ جہاں کو درسِ انسانیت سکھانے
وہ علم کا سمندر تشریف لا رہے ہیں

اللہ نے بنایا بے مثل جن کو نعمتؔ
وہ بے نظیر سرور تشریف لا رہے ہیں

کبھی بھی مل نہیں پائی وہ مشک وعنبر سے
ملی ہے خوشبو جو آقا کے جسمِ اطہر سے

کمی نہیں ہے کوئی اہلِ فکر و فن کی مگر
نہیں ہے بڑھ کے کوئی نعت کے سخنور سے

ملی ہے گم شدہ سوئی بھی مسکرانے پر
وہ نور پھوٹ کے برسا لبِ پیمبر سے

یہ کہنا ہے مجھے روضے کی تھام کر جالی
میں خالی جاؤں گا اٹھ کر نہ تیرے اس در سے

سکوں کی نیند انھیں اس طرح ملی نہ کبھی
ملی علی کو جو راحت نبی کے بستر سے

پلائیں گے جو رسولِ خدا تو پھر کیسے
''بجھے گی پیاس نہ رندوں کی آبِ کوثر سے''

بڑے ہی شوق سے لکھتا ہوں نعت جو نعمتؔ
ہر ایک لفظ چمکتا ہے آبِ گوہر سے

مرے سرکار کا مدفن جہاں ہے
حقیقت میں وہ صد رشکِ جناں ہے

ادب سے خم جبینِ آسماں ہے
"مدینہ رونقِ کون و مکاں ہے"

ملی رفعت وہ طیبہ کی زمیں کو
یہاں آرام فرما جانِ جاں ہے

نظر جن آیتوں پر ڈالتا ہوں
جمالِ مصطفیٰ ان میں عیاں ہے

ثنائے مصطفیٰ کیوں کر ہو مجھ سے
خدائے پاک جب خود مدح خواں ہے

مداوا آپ ہی اس کی کریں گے
مرے دل میں جو دردِ بیکراں ہے

کہیں وہ کاش محشر میں ملک سے
ذرا ڈھونڈو مرا نعمتؔ کہاں ہے

جو روضۂ نبی پر سب کچھ نثار آیے
چہرے پہ پھر نہ کیسے ان کے نکھار آیے

ہر عاشقِ نبی کی یہ آرزو ہے دل میں
طیبہ میں چند لمحے جاکر گزار آیے

مدت سے اس کے دل میں ارماں مچل رہا ہے
گر آپ کا کرم ہو وہ بار بار آیے

خوش بخت ہیں وہ بے حد جو اپنی زندگی میں
طیبہ میں جا کے اپنا جیون سدھار آیے

شاہوں سے بھی وہ بڑھ کر ہے مالدار نعمتؔ
ناموسِ مصطفیٰ پر جو دل کو وار آیے

آیے خیر الوریٰ دیکھتے دیکھتے
پھر اجالا ہوا دیکھتے دیکھتے

پھیلی جب روشنی میرے سرکار کی
دہر روشن ہوا دیکھتے دیکھتے

ظلمتیں کفر کی چھٹ گئیں یک بیک
آیے شمس الضحیٰ دیکھتے دیکھتے

اہلِ طیبہ کے لب پہ تھا یا مصطفیٰ
پہنچا جب قافلہ دیکھتے دیکھتے

جب وہ پیغامِ وحدت لئے آ گئے
اوندھے منہ بت گرا دیکھتے دیکھتے

یہ نبیؐ دوعا لم کا اعجاز ہے
بتکدہ مٹ گیا دیکھتے دیکھتے

ایک نعمتؔ سے نعتِ نبی کم نہیں
پڑھ کے رتبہ ملا دیکھتے دکھتے

آج بزمِ نوری میں کتنی شان و شوکت ہے
بن گئی یہ دنیا بھی مثلِ ایک جنت ہے

نعت اک وسیلہ ہے حشر میں شفاعت کا
ہم گناہ گاروں کو نعت کی ضرورت ہے

خاک حق ادا ہوگا اس سے نعتِ سرور کا
جس کو میرے آقا سے عشق ہے نہ الفت ہے

جو درود پڑھتے ہیں صبح و شام کثرت سے
ان کے ہی مقدر میں آقا کی زیارت ہے

روشنی زمانے میں ہوگئی ہر اک جانب
آپ کے تو آتے ہی دور ساری ظلمت ہے

ہوگی حاصل اے نعمتؔ حشر میں شفاعت بھی
دل میں جس کے ہر لمحہ آپ کی محبت ہے

وہ خوش نوا ہیں صاحب مہر و وفا ہیں وہ
ہم عاجزوں کے واسطے جیسے دعا ہیں وہ

معراج میں گئے ہیں جو شمس الضحیٰ ہیں وہ
امت کو بخشوائیں گے خیر الوریٰ ہیں وہ

سب انبیا تھے اس لیے اقصیٰ میں منتظر
آمد ہے جن کی آج شہہِ انبیا ہیں وہ

انسان ہی کی بات کیا سارے شجر حجر
جھک کر کریں سلام مرے مصطفیٰ ہیں وہ

جلوؤں سے جن کے ہوگئی روشن رہِ حیات
نورانی جسم ان کا ہے نورِ خدا ہیں وہ

جو بن کے آیے پیکرِ رحمت جہان میں
ہر امتی کے واسطے رب کی عطا ہیں وہ

محشر میں وہ کریں گے شفاعت مری ضرور
وہ مہرباں ہیں شافعِ روزِ جزا ہیں وہ

پل میں سفر مکاں سے کیا لامکاں تک
وہ سرورِ جہاں ہیں حبیبِ خدا ہیں وہ

سب ان کے در سے جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں
نعمتؔ چلو کہ صاحبِ جود و سخا ہیں وہ

☆☆☆

ہٹا دو غموں کی گھٹا نور والے
خوشی کی ہو دولت عطا نور والے

مریضِ محبت کو در پہ بلا لو
مدینہ ہے دار الشفا نور والے

بہت خواہشِ دید تڑپا رہی ہے
مجھے بھی مدینہ بلا نور والے

ہوا آپ سے بند بابِ نبوت
بنے خاتم الانبیا نور والے

اسے دین و دنیا کی دولت ملی ہے
تمہارا جو شیدا ہوا نور والے

ہے امید نعمتؔ یہ شاہِ ھدیٰ سے
مری بخش دیں گے خطا نور والے

ان کے چہرے سے روشن ہیں کون ومکاں فرش سے عرش تک جگمگائے نہ کیوں
جب حبیبِ خدا جلوہ گر ہوگئے پھول باغوں میں پھر مسکرائے نہ کیوں

چار سو آج رحمت کی برسات ہے، آمدِ مصطفیٰ کی یہ بارات ہے
اپنے اپنے گھروں کے در و بام پر شمعِ ایماں مسلماں جلائے نہ کیوں

آج کا دن ہے خوشیاں منانے کا دن، یہ ہے سرکار کے جگ میں آنے کا دن
اہلِ ایماں درودوں کی ڈالی لئے سبز پرچم چھتوں پر اڑائے نہ کیوں

جس کا چلتا ہے وصفِ نبی میں قلم، اس پہ ہوتی ہے آقا کی چشمِ کرم
آپ کے ذکر سے دور ہوتا ہے غم، پھر وہ نعتِ نبی گنگنائے نہ کیوں

عاشقِ مصطفیٰ کیوں نہ مسرور ہو اور اظہارِ الفت وہ کیوں نہ کرے
آگئے آگئے مصطفیٰ آگئے پھر وہ جشنِ ولادت منائے نہ کیوں

میرے آقا رسولوں کے سردار ہیں، اپنی امت کے مونس وغم خوار ہیں
نعمتِ رب کے قاسم ہیں مختار ہیں پھر خدا ان کی عظمت بڑھائے نہ کیوں

رب نے پیدا کیا سب انھیں کے لئے ساری دنیا بنی شاہِ دیں کے لئے
ان کے صدقے میں نعمتؔ کو نعمت ملی، ان کی آمد پہ خوشیاں منائے نہ کیوں

مبارک ہو سب کو کہ بہرِ ہدایت حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں
ہے ربِ دو عالم کی ہم پہ عنایت حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں

گنہگاروں کو بخشوانے کی خاطر، ہمیں اپنی جنت دلانے کی خاطر
کہ میدانِ محشر میں کرنے شفاعت حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں

محبت کا پیغام دنیا کو دینے، دلوں سے سبھوں کے کدورت مٹانے
پلانے وہ ہم سب کو جامِ محبت حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں

وہ آئے سبھوں کے لیے بن کے رحمت، جو مجبور ہیں ان پہ کرنے عنایت
ہے قرآن میں صاف اس کی صراحت حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں

زمانے کو وحدت کا پیغام دینے، عبادت کا جذبہ دلوں میں جگانے
کہ اب صورتِ آفتابِ رسالت حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں

نہ گھبرایئے آپ بھی اب تو نعمتؔ، کہ مشکل کو آسان کرنے کی خاطر
نوازش، کرم اور عنایت کی صورت حضور آ رہے ہیں حضور آ رہے ہیں

بزمِ گیتی کو سجانے آ گئے میرے حضور
اس جہاں کو جگمگانے آ گئے میرے حضور

بے کسوں کی اشک شوئی کے لیے ہی دیکھیے
ظلم کو جڑ سے مٹانے آ گئے میرے حضور

بے سہارا لوگ جو تھے اب تلک اس دہر میں
ان کو سینے سے لگانے آ گئے میرے حضور

کر رہے ہیں جو یہاں پر مشکلوں کا سامنا
ان کی قسمت کو جگانے آ گئے میرے حضور

کفر کی تیرہ شبی میں اب نہ بھٹکے گا کوئی
راستہ حق کا دکھانے آ گئے میرے حضور

ظالموں کے ظلم سے محفوظ کرنے کے لیے
حق غریبوں کو دلانے آ گئے میرے حضور

دشمنانِ دیں بھی قائل کیوں نہ ہوں گے آپ کے
دوستی سب سے نبھانے آگئے میرے حضور

خانۂ کعبہ بتوں سے پاک کرکے یک بیک
جامِ وحدت کا پلانے آگئے میرے حضور

دل سے مٹ جایے گا نعمتؔ جذبۂ بغض و عناد
درسِ الفت کا پڑھانے آگئے میرے حضور

☆☆☆

سردارِ انبیا شہہِ ابرار کی الفت
جنت میں لے کے جایے گی سرکار کی الفت

کب سے تڑپ رہا تھا کہ دیکھوں میں آنکھ سے
طیبہ میں لے کے آئی ہے دلدار کی الفت

بزمِ غزل سے اٹھ کے چلا بزمِ نعت میں
لائی ہے کھینچ نعتیہ اشعار کی الفت

آتا ہے جب بھی حج کا مہینہ مرے حضور
مجھ کو ستانے لگتی ہے دربار کی الفت

کچھ دن مرے رسول تھے ٹھہرے ہوئے جہاں
دل میں بسی ہے آج بھی اس غار کی الفت

نعمتؔ اسی کی ہوگی شفاعت بروزِ حشر
رکھتا ہے دل میں جو کوئی سرکار کی الفت

حبیبِ خدا بے مثال آ گیا ہے
دو عالم پہ رنگِ جمال آ گیا ہے

ابو بکر نے اپنی دولت لٹا دی
جب عشقِ نبی کا سوال آ گیا ہے

مبارک ہو تم کو اے دائی حلیمہ
حسیں ایک گدڑی کا لعل آ گیا ہے

ہوا دل پہ طاری عجب کیف یارو!
نبی کا مجھے جب خیال آ گیا ہے

سرِ بزم نعتِ نبی پیش کرنے
غلامِ نبی خوشخصال آ گیا ہے

رسولِ مکرم کے آتے ہی نعمتؔ
بتوں کے سروں پر زوال آ گیا ہے

ہے کر ہی ڈالا نبی نے بہت نہال مجھے
دکھا کے روضۂ پرنور کا جمال مجھے

کبھی جو میرے قدم لڑکھڑائے راہوں میں
تو آگے بڑھ کے لیا آپ نے سنبھال مجھے

تہی عمل سے ہے دامن مرا حضور اب تک
پریشاں کرنے لگا ہے یہی سوال مجھے

بلا لیں آقا کبھی مجھ کو اپنے روضے پر
بہت ستانے لگا طیبہ کا خیال مجھے

نبیٔ پاک کے صدقے مرے خدا مجھ کو
مصیبتوں کے شکنجے سے اب نکال مجھے

یہ میری شاعری مقبول ہوگئی نعمتؔ
کیا ہے نعتِ نبی ہی نے باکمال مجھے

مل جایے مجھ کو ایسی سعادت خدا کرے
کر لوں درِ نبی کی زیارت خدا کرے

ہر زائرینِ شہرِ مدینہ نے یہ کہا
جنت ملے تو ایسی ہو جنت خدا کرے

سرکارِ دوجہان کی نسبت کے فیض سے
ہر اک بلا سے میری حفاظت خدا کرے

شہرِ مدینہ میرا بھی جانا ہو بار بار
مجھ کو نصیب ایسی ہی قسمت خدا کرے

لب پر نبی کا نام ہو ہر شام ہر سحر
دل میں مرے نبی کی محبت خدا کرے

نعمتؔ قدم بڑھاتا رہوں میں اسی طرح
اور سامنے ہو راہِ شریعت خدا کرے

لبوں پر جب بھی میرے نعتیہ اشعار آیے ہیں
تو سارے سننے والے اپنے جی کو وار آیے ہیں

زمانہ خیر مقدم کر رہا ہے گرم جوشی سے
مرے سرکار آیے ہیں مرے سرکار آیے ہیں

یہی کہتے سنا اکثر غلامانِ شہہِ دیں کو
مدینے سے پلٹ کر ہم وطن بیکار آیے ہیں

گرے بت سر کے بل اور تیرگی چھٹنے لگی فوراً
پیامِ حق کو لے کر جس گھڑی سرکار آیے ہیں

دکھا دیں ان کو اپنے جلوۂ روشن کی تابانی
درِ اقدس پہ آقا طالبِ دیدار آیے ہیں

تہی دامن ہے نعمتؔ اور آنکھوں میں فقط آنسو
یہی تحفہ لیے ہم آپ کے دربار آیے ہیں

دل ہوا جاتا ہے روشن دل لگا کر دیکھئے
بزمِ محبوبِ خدا میں آپ آکر دیکھئے

نور اور رحمت کی برساتوں کا ہوتا ہے سماں
اپنے آقا کی کبھی محفل سجا کر دیکھئے

اپنے سینے میں بسا کر جذبۂ حبِ نبی
اپنے خوابیدہ مقدر کو جگا کر دیکھئے

رحمتوں کی کس طرح ہوتی ہے بارش صبح وشام
آپ اپنے گھر میں آقا کو بلا کر دیکھئے

آتے ہیں نعمتؔ وہ اپنے عاشقوں کی بزم میں
ہاں کبھی آنکھوں سے پردہ تو ہٹا کر دیکھئے

نبی کا تذکرہ جس کے سخن کا سبز محور ہے
وہی اہلِ نظر میں معتبر اچھا سخنور ہے

اسے موقع زیارت کا ملا کرتا ہے روز و شب
جو شہرِ گنبدِ خضرا کا خوش قسمت کبوتر ہے

نہیں ممکن ہے کوئی چھین لے ایمان کی دولت
محبت آپ کی جس بندۂ مومن کے اندر ہے

مرے سرکار کا کلمہ پڑھا ہے سنگریزوں نے
گواہی کے لیے بوجہل کی مٹھی کا کنکر ہے

جو کرتا ہے کبھی گستاخیاں شانِ رسالت میں
ذلیل وخوار ہوتا ہے جہاں میں سب سے بدتر ہے

ترا رتبہ بیاں کیا کر سکے یہ نعمتِؔ عاجز
”ترے نعلین سے بڑھ کر نہیں تاجِ سکندر ہے“

قیام سرورِ عالم جہاں جہاں کرتے
وہاں وہاں کے بیاباں کو گلستاں کرتے

علاقہ سارا نبی پر نثار ہوجاتا
روانہ جیسے محبت کا کارواں کرتے

تمہارے جیسا کوئی درد مند ہے ہی نہیں
بیان کس سے بھلا اپنی داستاں کرتے

رسولِ پاک کے ذکرِ جمیل کی خاطر
زبان دانوں کی تقلید بے زباں کرتے

جو پیش روضہ کے ہوتے اگر کبھی نعمتؔ
تو اپنی داستاں رو رو کے ہم بیاں کرتے

جس نے دل پر الفتِ آقا کو چسپاں کردیا
خلد میں اس نے پہنچ جانے کا ساماں کردیا

جب سے میں کہنے لگا ہوں نعتِ پاکِ مصطفیٰ
میری مشکل کو مرے مولا نے آساں کردیا

میرے آقا کی نگاہوں کا ہی یہ اعجاز ہے
"جس بیاباں پر نظر ڈالی گلستاں کر دیا"

قتل کرنے کے ارادے سے عمر آیے مگر
اک نظر میں ان کو تاجِ اہلِ ایماں کردیا

دے کے ہم سب کو شہِ دیں نے غلامی کا شرف
ہم گنہ گاروں کو بھی جنت کا مہماں کر دیا

بو جہل مٹھی میں کنکر لے کے آیا تو شہا
آپ نے کنکر کو مٹھی میں مسلماں کر دیا

نعت گوئی کا سلیقہ کرکے نعمتؔ کو عطا
ربِ عالم نے اسے جنت بداماں کردیا

مرے لب پر درودوں کی سجی وہ سبز ڈالی ہے
کہ جس سے میں نے دل میں نور کی دنیا بسا لی ہے

جو میں نے وقف خامہ کردیا ہے نعت گوئی میں
مرے سرکار نے چشمِ کرم بھی مجھ پہ ڈالی ہے

اغثنی یا رسول اللہ بھی جس نے کہا دل سے
نجات اس شخص نے اپنی ہراک مشکل سے پالی ہے

مسلماں ہو نہیں سکتا کبھی وہ آدمی سن لو
نبیؐ پاک کی الفت سے جس کا دل بھی خالی ہے

درودِ پاک کا میں ورد صبح و شام کرتا ہوں
مدینہ جانے کی میں نے یہی صورت نکالی ہے

کرم کی اک نظر اس پر بھی ہوجائے شہہِ بطحا
تہی داماں ہے نعمتؔ اور ترے در کا سوالی ہے

"سخن گوئی کا حق نعتِ نبی ہے"
ہوئی مقبول جس سے شاعری ہے

مشامِ جاں معطر ہو رہا ہے
مدینے سے ہوا ایسی چلی ہے

ہمیشہ باوضو ہوکر ہی لکھئے
مقدس صنف یہ نعتِ نبی ہے

جو رکھتا ہے نبی کا عشق دل میں
اسی کی زندگی تو زندگی ہے

وہاں ہونے لگی رحمت کی بارش
نبی کی جس جگہ محفل سجی ہے

ہے نعمتؔ دل غنی عشقِ نبی سے
تو میرے پاس کیا کوئی کمی ہے

رب کے محبوب کا سب دیکھ لیں رتبہ کیا ہے
دل کی آنکھیں ہوں کھلی پھر تو یہ پردہ کیا ہے

نور ہی نور فضاؤں میں ہے بکھرا ہر سو
"کس کے جلووں کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے"

ان کی یادوں کا اجالا ہے حریمِ دل میں
راہِ ہستی میں بھلا پھر کوئی کھٹکا کیا ہے

شاعری وجہِ سعادت ہے نبی کے دم سے
جو بھی مداح ہے اس شخص کا کہنا کیا ہے

اس کی کم فہمی پہ ہیں اہلِ بصیرت حیراں
جو یہ کہتا ہے کہ آقا کا وسیلہ کیا ہے

دل میں جب تیرے نہیں شوقِ زیارت کا جنوں
شہرِ طیبہ کے مسافر کو یوں تکتا کیا ہے

وہ جو ہیں باعثِ تخلیقِ دو عالم نعتؔ
ان کی اس شانِ رسالت کا بھی کہنا کیا ہے

وہ ہوگا مقدر جگانے کا لمحہ
ملے جو کبھی طیبہ جانے کا لمحہ

بلا لیں مجھے شاہِ دیں اپنے در پر
عطا ہو مجھے پاس آنے کا لمحہ

دوانے کبھی چھوڑتے ہی نہیں ہیں
ولادت کی محفل سجانے کا لمحہ

پڑھی میں نے نعتِ نبی پھر وہاں پر
ملا جب مجھے کچھ سنانے کا لمحہ

دکھاؤں گا میں اپنے ہر زخم ان کو
ملا ان کے در پہ جو جانے کا لمحہ

جہاں میں حبیبِ خدا آ گئے تو
میسر ہوا مسکرانے کا لمحہ

نہ گھبراؤ نعتؔ ملے گا تمہیں بھی
وہاں حال اپنا سنانے کا لمحہ

ہمیشہ یاد میں اس کی ہمارا دل مچلتا ہے
مدینہ جانے کا کب دیکھئے رستہ نکلتا ہے

کبھی پاکر اشارہ چاند بٹ جاتا ہے ٹکڑوں میں
''ترے ابرو کی جنبش سے نظامِ دہر چلتا ہے''

مرے آقا کی باتوں کا بڑا اعجاز ہے یہ بھی
کہ سن کر بات ان کی پتھروں کا دل پگھلتا ہے

سخاوت کا سمندر بہتا رہتا ہے مدینے میں
جہاں کی بھیک پاکر ہر کوئی انسان پلتا ہے

نبی کے روضۂ اقدس کا جاری فیض ہے نعمتؔ
مقدر جس کا بگڑا ہے وہاں آکر بدلتا ہے

اب کس لیے کروں میں یہاں اور وہاں کا رخ
جب ہے بسا نگاہ میں اس جانِ جاں کا رخ

ملتی ہے روشنی کی انھیں بھیک ہر گھڑی
تکتے ہیں مہر و ماہ شہِ دوجہاں کا رخ

کہنے لگا ہوں جب سے میں نعتِ شہِ امم
برکت نے تب سے کرلیا میرے مکاں کا رخ

سدرہ سے آگے جا نہ سکے جبرائیل بھی
میرے نبی نے تنہا کیا لامکاں کا رخ

دنیا کی بات چھوڑیئے میدانِ حشر میں
سب انبیا تکیں گے شہِ مرسلاں کا رخ

جس کی نظر میں طیبہ کا گلزار ہے بسا
وہ کیوں کرے جہاں کے کسی گلستاں کا رخ

کافی ہے میرے واسطے نعمتؔ نبی کا فیض
کیوں تکنے جاؤں اور کسی مہرباں کا رخ

ہے ضروری کیجئے پہلے خدا کا تذکرہ
بعد میں پھر کیجئے خیر الوریٰ کا تذکرہ

ذہن و دل میں ہے اجالا ہی اجالا ہر طرف
جب سے میں کرنے لگا شاہِ ھدیٰ کا تذکرہ

اس لیے خود کو سمجھتا ہوں غنی ہر ایک سے
میں تو کرتا ہوں شہہِ جود و سخا کا تذکرہ

پھیلتی ہے روشنی دل کے نگر میں یک بیک
جس گھڑی کرتا ہوں میں شمس الضحیٰ کا تذکرہ

چاہیئے دل کا سکوں اے نعمتِ رضوی اگر
روز و شب کرتے رہو تم مصطفیٰ کا تذکرہ

مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدار حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دارو گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جودو عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دعائیں نیک ہم تجھ سے کریں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربنا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب رضاؔ خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

سوانحی خاکہ

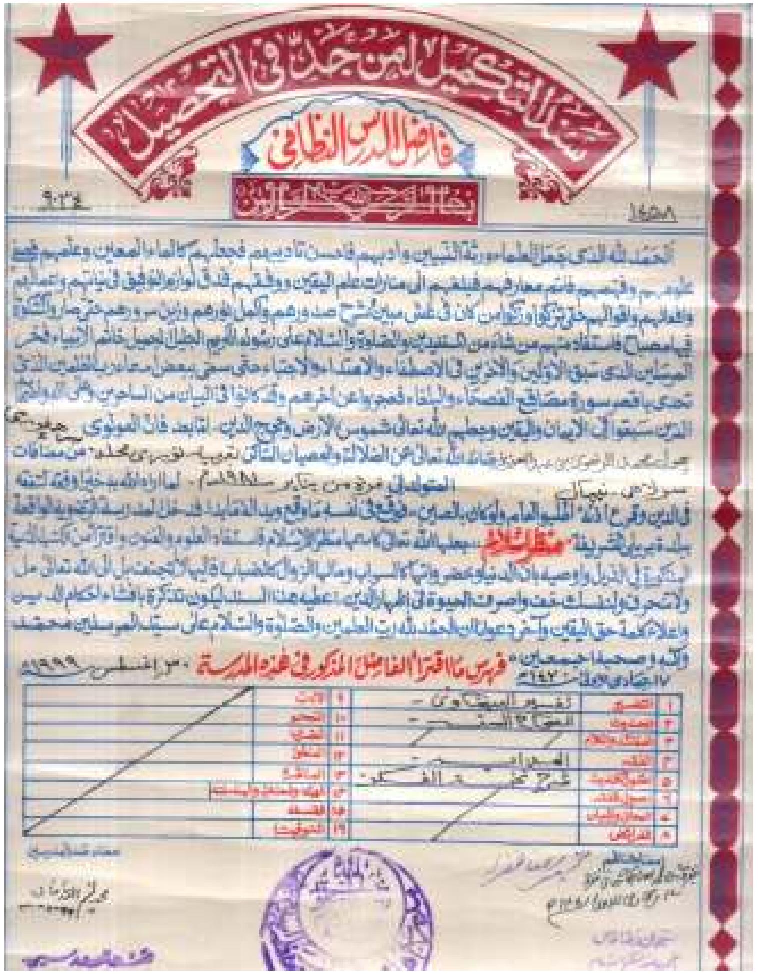
نام	:پھول محمد انصاری
قلمی نام	:نعمت رضوی
ای میل	phoolmdnemat4786@gmail.com:
ولدیت	:عبدالعزیز ریحانی مرحوم
جدِ امجد	:محمد جان مرحوم
تاریخِ پیدائش	:۲۰ رستمبر ۱۹۷۸ء
تعلیم	:فاضل منظرِ اسلام بریلی و بی اے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی' حیدرآباد
آغازِ شاعری	:نئے الفئے سے
مشغلہ	:درس وتدریس
پیرومرشد	:وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین مفتیٔ اعظم ہند' تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری' بریلی شریف
فراغت	:۱۹۹۹ء
اساتذہ	:مفتی محمد عین الحق شاہد نوری' مفتی محمد یوسف علی بست پوری' مفتی محمد نور الھدیٰ خان فاتح مصباحی مرپاوی' ڈاکٹر وصی واجدی بھاڑسڑ مولانا مشکور احمد مصباحی' مولانا حنیف خاں رضوی' صدر العلماء علامہ تحسین رضا خاں' مولانا نعیم اللہ خان' حضرت مولانا عبدالخالق' حضرت مولانا غلام مجتبیٰ اشرفی بریلی شریف'
خلافت واجازت	:نبیرۂ اعلیٰ حضرت سبحانِ ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ' مفتی محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ قادریہ رضویہ وشہزادہ ریحانِ ملت سیاح ایشیا و یورپ' تاج السنہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد توصیف رضا خاں بریلی شریف
انڈیا میں خط وکتابت کا پتہ	:پھول محمد نعمت رضوی۔امجدی کتاب گھر۔سونبرسا،ہائی اسکول کے سامنے۔سیتامڑھی۔بہار۔843330
موبائل وہاٹس ایپ نمبر	9113310598 // 9470457536: 9162113468

آبائی وطن :(خط وکتابت کا پتہ) کاشانۂ عبدالعزیز ریحانی۔نوری محلہ۔برہمپوری گاؤں پالیکا وارڈ نمبر(1)۔ضلع سرلاہی۔نیپال، نیپالی نمبر: 9825863471

احباب گرامی

حضرت مولانا محمد رضوان احمد رحمانی بانی کبری فاؤنڈیشن تربھون نگر سرلاہی نیپال، حضرت مولانا میکائیل رہبر نوری مجرواسرلاہی نیپال، حضرت مولانا احمد رضا سربراہ اعلی تیغیہ ملت اسلامیہ سمرا مظفر پور بہار، حضرت مولانا محمد حبیب اللہ برکاتی پڑتی ٹولہ ہریون سرلاہی نیپال حضرت مولانا محمد مشتاق خطیب وامام انور بھائی کا مصلے نیا بازار کاٹھمنڈو، محمد رضوان انصاری سابق گرہ راجیہ منتری وموجودہ قومی صدر سنگھیہ سماجوادی پارٹی ملنگوا سرلاہی نیپال، محمد امتیاز وفا صدر اردو اکادمی محمد ثاقب ہارونی صدر ساہتیہ اکادمی کاٹھمنڈو نیپال، محمد جمشید عالم چیئرمین جامعہ شاہدیہ کوثر اسلام ملنگوا سرلاہی نیپال، محمد نور عالم سکریٹری جامعہ شاہدیہ کوثر اسلام ملنگوا سرلاہی نیپال، محمد رضا حسین ابن محمد شبیر احمد انصاری ہارڈویئر برہمپوری سرلاہی نیپال، ڈاکٹر محمد نور الحق انصاری جنرل سکریٹری مدرسہ فیضان رضا برہمپوری سرلاہی نیپال، محمد محمود عالم نیتا جی وارڈ ادھیکچھ بالگنگا ہریون سرلاہی نیپال، محمد قمر عالم ومحمد رضوان پڑتی ٹولہ ہریون سرلاہی نیپال، محمد اختر موٹر مکینک ماسٹر ظہر الدین قاری عظم الدین وصلاح الدین دہ چوک کاٹھمنڈو، محمد نعمان ابن الحاج تجمل حسین ملنگوا سرلاہی نیپال، گل محمد لال محمد ذیشان محمد ارمان برہمپوری سرلاہی نیپال، محمد توصیف رضا ابن کلام مرحوم گجرپور کٹک اڑیسہ، محمد ذکی صاحب پٹرول پمپ نولپور سرلاہی


یا اللہ جل جلالہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سند الاجازة


سند التكميل لمن جد في التحصيل
فاضل الدرس النظامي
بسم الله الرحمن الرحيم

ARMAGHAN-E-NEMAT

مولانا پھول محمد نعمت رضوی عالم دین ہونے کے علاوہ ایک اچھے مقرر و ناظم اجلاس بھی ہیں اور ساتھ ہی شعر و شاعری کا رچا بسا ذوق بھی رکھتے ہیں دینی پس منظر میں پرورش و پرداخت کے سبب تقدیسی شاعری ان کی توجہ کا مرکز بنی ہے

ارمغانِ نعمت ان کا تازہ ترین نعتیہ مجموعہ نعتوں پر مشتمل ہے نعت کہنے کیلئے دینی علوم شریعت پر گہری نظر اور قرآنی علم کا ہونا ضروری ہے خوشی کی بات ہے کہ نعمت رضوی صاحب ان علوم سے بہرہ ور ہیں اور نعت جیسی مشکل فن میں وہ سلامت روی سے گزر رہے ہیں اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ نعمت رضوی ایک باصلاحیت نعت گو کی حیثیت سے ابھر کر ہمارے سامنے آئے ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں اس کا اجر دے اور یہ توشہ آخرت بنے

سعید رحمانی مدیر اعلی ادبی محاذ دیوان بازار کٹک

(753001) اڈیشا

حروف نعت سے اپنے فکر و تخئیل کے تانے بانے تیار کرنے والے شاعر نعمت رضوی، کو صنف نعت سے خصوصی لگاؤ ہے وہ نعت گوئی کو بخشش کا سامان تصور کرتے ہیں انہوں نے اپنی نعتیہ شاعری کی عمارت کی بنیاد خلوص پر رکھی ہے اس لیے اس خار مغیلاں سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے بڑی کامیابی کے ساتھ آگے نکل گئے ہیں اللہ تعالی شاعر محترم جناب نعمت رضوی صاحب کے فکر و شعور میں توانائی اور قلم میں مزید پختگی عطا فرمائے آمین

محمد طفیل احمد مصباحی بھاگل پوری

سابق مدیر اعزازی ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڈھ یوپی

ارمغان نعمت محبت رسول کے عطر بیز پھولوں کا ایک حسین گلدستہ ہے۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً!

محب گرامی حضرت مولانا پھول محمد نعمت رضوی صاحب سرزمین نیپال سے تعلق رکھنے والے ایک باصلاحیت عالم دین، کامیاب ترین مدرس، مقبول عام ناظم و نقیب، بلند فکر شاعر، اثر انگیز نثر نگار اور مسلک اعلیٰحضرت کے مخلص و بے لوث ناشر و مبلغ ہیں۔

عشق و محبت کی دھرتی بریلی شریف سے انھیں والہانہ لگاؤ ہے۔ مرکز اہلسنت کے وفادار ہیں، خانقاہ رضویہ بریلی شریف کے سربراہ نبیرہ اعلیٰحضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خان سبحانی میاں مدظلہ العالی کے خلیفہ اور سجادہ نشین حضرت علامہ مفتی محمد احسن رضا قادری مدظلہ کے معتمد خصوصی ہیں۔ آپ یادگار اعلیٰحضرت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف سے فارغ التحصیل منظری عالم ہیں۔ عرس رضوی کے موقع پر ہر سال منعقد ہونے والے کل ہند مشاعرہ نعت و منقبت میں بلا ناغہ شرکت کر کے کامیاب طرحی کلام پیش کرتے ہیں۔ کئی بار جزوی طور پر اس مشاعرہ کی نظامت بھی راقم نے موصوف سے کرائی ہیں۔ جناب نعمت رضوی صاحب سادہ، سہل اور بے تکلف شاعری کرتے ہیں۔ منظوم کلام کے ساتھ آپ کے مضامین ماہنامہ اعلیٰحضرت کے ساتھ دیگر سنی رسائل و جرائد میں اکثر و بیشتر شائع ہوتے رہتے ہیں۔

مولانا پھول محمد نعمت رضوی صاحب کو اپنے نیپال دورے کے درمیان کئی بار میں نے فی البدیہہ اشعار کہتے دیکھا ہے۔ ان کے اب تک کئی چھوٹے چھوٹے مجموعے اور ایک ضخیم مجموعہ بنام "الشکر سمیٹ لو" شائع ہو کر اہل ذوق سے داد و تحسین وصول کر چکا ہے۔ موصوف کو اعلیٰحضرت، شہزادگان اعلیٰحضرت اور خاندان اعلیٰحضرت کے بزرگوں سے بے پناہ محبت و عقیدت ہے۔ ان بزرگوں کی لکھی نعت و مناقب کا انھوں نے گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ اس لئے موصوف کی کہی گئی نعت و منقبت میں ان بزرگوں کے کلام کا رنگ و آہنگ خوب نظر آتا ہے۔ ان کے کلام کی سب سے بڑی خوبی جو مجھے نظر آئی وہ ہے ان کا سادہ انداز جو تکلف و تصنع سے کوسوں دور ہے۔

اللہ رب العزت موصوف کو دونوں جہان کی سعادتیں عطا فرمائے، ان کے مجموعہ کلام "ارمغان نعمت" کو توشۂ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

محمد سلیم بریلوی ——— استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام

مدیر اعزازی ماہنامہ اعلیٰحضرت مرکز اہلسنت، درگاہ اعلیٰحضرت بریلی شریف

20 / رجب المرجب 1443ھ